روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 20 مارچ 2002ء 5 محرم 1423 ہجری - 20 امان 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 64

جس کے ساتھ محبت ہے

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول آپ کا اس شخص کے بارہ میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا:

آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب علامة حب اللّٰہ حدیث نمبر 5703)

حضرت مسیح موعود کی طرف سے اپنے متبعین کے اخلاص کا ایمان افروز اظہار

خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے

میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے

نیکی میں ترقی: میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سنتے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں...... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول ص 146 کتاب گھر قادیان)

پاک تبدیلی: میں دیکھتا ہوں کہ لوگ بیعت کے بعد معاً ایک پاک تبدیلی اپنے چال چلن میں دکھلاتے ہیں وہ نماز کے پابند ہوتے ہیں اور منہیات سے پرہیز کرتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد 5 ص 601)

ایمان و یقین: میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لا انتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو ان سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں ان دنیوی لذات کے دلدادوں کو اس لذت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 584)

صدق کا نمونہ: میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 224)

اطاعت کا مادہ: اور میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کیلئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد اول ص 223-224)

قربانیاں: ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دیدی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ طیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا در حقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد 22 ص 239)

مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب

میں نے قرآن کی صادقانہ محبت جس قدر اس جماعت میں دیکھی اور کہیں نہیں دیکھی

جماعت احمدیہ کے اخلاص اور خدمت دین کے بارہ میں اغیار کے اعترافات

قیام توحید

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:-

''آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا (دین) کی صحیح تعلیم ...... کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں...... اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ و افریقہ و ایشیاء کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے- جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں-'' (ملاحظات نیاز صفحہ 45)

دینی شعار کی پابندی

برصغیر کے معروف صحافی ایڈیٹر اخبار ریاست جناب دیوان سنگھ مفتون لکھتے ہیں:-

''ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک (دینی) شعار کا تعلق ہے- ایک معمولی احمدی کا دوسرے (لوگوں) کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا- کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز' روزہ' زکوٰۃ اور دوسرے (دینی) احکام کا عملی طور پر پابند ہو- چنانچہ ایڈیٹر 'ریاست' کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا- اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ (دینی شعار) کا پابند اور دیانتدار نہ ہو- اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں-''

('ریاست' دہلی 13 نومبر 1952ء)

قرآن ہی قرآن

1913ء میں ایک غیر از جماعت صحافی جناب محمد اسلم صاحب امرتسر سے قادیان آئے چند دن قیام کیا اور اس کے بعد تفصیلی تاثرات درج کئے وہ لکھتے ہیں:-

قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں میں نے قادیان میں دیکھی کہیں نہیں دیکھی- صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی (بیت الذکر) میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلا تمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا- دونوں احمدی (بیوت الذکر) میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا موثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا- حتی کہ احمدی جماعت کے تاجروں کا صبح سویرے اپنی اپنی دوکانوں اور احمدی مسافر مقیم مسافر خانے کی قرآن خوانی بھی ایک نہایت پاکیزہ سین (منظر) پیدا کر رہی تھی- گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اتر کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھانے آئے ہیں- غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا-''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 ص 470)

تراجم قرآن

مولوی منظور احمد چنیوٹی نے ہفت روزہ 'وجود' کراچی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:-

''روسی زبان میں قادیانی جماعت نے قرآن مجید کا ترجمہ کرا کر پورے روس میں تقسیم کیا ہے- اس کا تمام خرچ شیزان کمپنی نے برداشت کیا...... کم از کم سو زبانوں میں قادیانیوں نے تراجم شائع کرائے ہیں جو پوری دنیا میں تقسیم کئے جا رہے ہیں-''

(ہفت روزہ وجود کراچی 28 نومبر 2000ء)

ٹھیٹھ نمونہ

علامہ اقبال نے 1910ء میں ایک لیکچر میں کہا

''پنجاب میں (دینی) سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں-''

(ملت بیضا' پر ایک عمرانی نظر ص 17-18 ترجمہ مولانا ظفر علی خاں)

صحیح تصویر

ماہنامہ صدق جدید لکھنؤ میں ایک مضمون کا اقتباس پیش ہے:

جب پچھلی بار لاہور آیا تھا تو دو ایک روز کے لئے ربوہ بھی گیا تھا وہاں مجھے (دین) کی صحیح و حقیقی تصویر نظر آئی-

(صدیق جدید لکھنؤ یکم مارچ 1963ء)

نیکی اور بلند اخلاقی

ایڈیٹر اخبار سٹیٹسمین دہلی نے لکھا:-

قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا جس نے اپنے گردو پیش کو نیکی اور بلند اخلاقی سے بھر دیا- یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں میں بھی منعکس ہیں- احمدیہ جماعت کا نقطہ نظر تعمیری اور اس کا رویہ پابند قانون ہے- یہی ایک واحد جماعت ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے جرم سے پاک ثابت ہوتی ہے-

(اخبار سٹیٹسمین دہلی 12 فروری 1949ء)

صداقت اور دینی سپرٹ

حکیم برھم صاحب ایڈیٹر مشرق گورکھپور نے لکھا کہ:-

''ہندوستان میں صداقت اور (دینی) سپرٹ صرف اس لئے باقی ہے کہ یہاں روحانی پیشواؤں کے تصرفات باطنی اپنا کام برابر کر رہے ہیں- اور کچھ عالم بھی اس شان کے ہیں جو عبدالدرہم نہیں ہیں اور سچ پوچھو تو اس وقت یہ کام جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے حلقہ بگوش اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمان انجام دیا کرتے تھے-''

(اخبار مشرق 24 جنوری 1929ء)

خدمت دین کا ولولہ

معروف لیڈر اور صحافی مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار نے لکھا کہ:-

''ممبران جماعت احمدیہ (دین) کی انمول خدمت کر رہے ہیں- جو ایثار' کمربستگی' نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے- وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے- جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت دین کر کے دکھا دی-

(اخبار زمیندار لاہور 24 جولائی 1923ء)

اسی اخبار نے دوسرے موقعہ پر لکھا:-

''احمدی واعظین جس جوش اور ولولہ سے فتنہ ارتداد کے انسداد میں مصروف ہیں ان کی تعریف و توصیف کرنے سے ہم باز نہیں رہ سکتے-''

(اخبار 'زمیندار' لاہور 22 فروری 1927ء)

مالی قربانی کا جذبہ

مدیر رسالہ المنبر فیصل آباد جماعت احمدیہ کے مالی قربانی کے جذبہ کے بارہ میں تحریر کرتے ہیں:-

''تحریک جدید جس کا آغاز 1934ء میں اس سے ہوا تھا کہ مرزا محمود نے ساڑھے ستائیس ہزار روپے (تقریباً 9 ہزار روپے سالانہ) کا مطالبہ جماعت سے کیا تھا- اس کے جواب میں قادیانی امت نے تین سال کے عرصے میں تین لاکھ ترپن ہزار روپے پیش کئے 1953ء میں جب ''اینٹی قادیانی تحریک'' کا دور بیت چکا تو مرزا محمود نے نئے ولولوں کے ساتھ اعلان کیا ''میں'' نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے- (المصلح 11 نومبر 1953ء) چنانچہ اس تحریک کا گزشتہ سال کا بجٹ اڑتیس لاکھ روپے سے بھی زائد ہے- اس تحریک میں چندہ دینے والوں کی تعداد بائیس ہزار کے قریب ہے جو مستقل سالانہ چندہ ادا کرتے ہیں اور خواہ کتنے ہنگامی اور وقتی چندے انہیں دینا پڑیں تحریک جدید کا چندہ اس سے متاثر نہیں ہوتا-''

(المنبر فیصل آباد 11- اگست 1967ء ص 8)

نظام تربیت

مجلس احرار کے ترجمان ''زمزم'' لاہور نے اپنی اشاعت میں لکھا:-

''ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں- ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں- ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظم ہیں- ایک حلقہ احمدیت ہے اس میں چھوٹا بڑا زن و مرد بچہ بوڑھا ہر احمدی مرکز ''نبوت'' پر مرکوز و مجتمع ہے مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں- اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے- عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے اس کا مستقل نظام ہے- سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے- خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے پندرہ تا چالیس کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے- چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے انصار اللہ- جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں-

(زمزم لاہور 23 جنوری 1945ء بحوالہ الفضل 18 اپریل 1945ء)

سرسبز چمن احمدیت اور خواتین

تحریک سیرت کے مشہور لیڈر مولانا عبدالمجید قریشی نے اپنے اخبار ''تنظیم'' امرتسر میں لکھا:-

''لجنہ اماء اللہ قادیان'' احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے- اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں- اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے- عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے- عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں- لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں- ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پرجوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی- جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا-''

(اخبار ''تنظیم'' امرتسر 28 دسمبر 1926ء ص 5-6 بحوالہ ''تاثرات قادیان'' ص 173)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 6 روپے

حضرت مسیح موعودکی تعلیم کا جماعت احمدیہ پر کیا اثر ہے

مادہ پرستی کے شکار لوگ تہجد گزار اور ذکر الٰہی کرنے والے بن گئے

احمدی ایمان کی خاطر ہر قسم کے مصائب برداشت کر رہے ہیں

حضرت مصلح موعود کے معرکۃ الآراء لیکچر 'احمدیت' کا ایک باب

یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود خیالات موجودہ کا آئینہ نہ تھے بلکہ زمانہ کی رواور اس کے میلان کے بالکل خلاف تعلیم لے کر آئے تھے۔اگر غور سے دیکھا جائے تو اس زمانہ میں خیالات کی رو دو جہات کی طرف مائل ہے۔ایک تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور بندہ کے درمیان کوئی گہرا تعلق نہیں ہونا چاہئے بلکہ انسان کو آزادی ملنی چاہئے۔چنانچہ تمام جدید مذاہب اور قدیم مذاہب اپنے آپ کو اس رو کے مطابق بنارہے ہیں اور عبادات کی حقیقت کو بدل کر یا ان میں کمی کر کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرر ہے ہیں۔

دوسری رو اس زمانہ میں یہ چل رہی ہے کہ لوگ فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ تمدنی بنیاد جو پچھلے کئی سو سال میں دنیا میں قائم ہوئی ہے اس میں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔نہ اس لئے کہ وہ تمدن اعلیٰ اور اکمل ہے بلکہ اس لئے کہ لوگ اس کے عادی ہو چکے ہیں اور اب وہ اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔نئے اور پرانے سب مذاہب اپنی تعلیمات کو اس تمدن کے مطابق کرنے کی کوشش کرر ہے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ وہ اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔چنانچہ سود، پردہ، کثرت ازدواج ایسے تمام امور کے متعلق تمام مذاہب اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی فکر میں ہیں۔اور اپنی تعلیم کو رائج الوقت تمدنی خیالات کے مطابق بنارہے ہیں۔ مگر برخلاف تمام لوگوں کے حضرت مسیح موعود نے اپنی تعلیم کی بنیاد خالص مذہب پر رکھی ہے۔اور رائج الوقت خیالات پر ان کی بنیاد نہیں رکھی۔پس آپ حقیقی معنوں میں مصلح تھے نہ کہ زمانہ کے منہ میں نَے کی مانند۔کہ جو کچھ وہ بجانا چاہتا تھا آپ نے اس کو بلند آواز سے کہہ دیا۔ آپ نے زمانہ کی دونوں موجوں کا مقابلہ کیا۔مذہبی آزادی کا بھی اور تمدنی غلامی کا بھی۔آپ نے نہ تو عبادات میں کمی کی نہ انکو اڑایا۔بلکہ آپ نے (دین) کے قدیم حکم کی طرف دنیا کو توجہ دلائی اور عبادات کی حقیقت کو لوگوں پر ظاہر کیا۔اور ان کے دلوں میں عبادت کا سچا جوش پیدا کر کے خدا تعالیٰ سے ان کے تعلق کو مضبوط کیا۔نہ صرف فرض نمازوں کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی بلکہ نوافل پر کاربند ہونے کی بھی رغبت دلائی۔کیونکہ عبادت چٹی نہیں بلکہ ترقیات روحانی کا ذریعہ ہیں۔روزے جو اس زمانہ میں دوسرے مذاہب سے تو بالکل مفقود ہو گئے تھے مسلمانوں میں سے بھی تعلیم یافتہ لوگوں میں ان کا بالکل رواج نہ رہا تھا۔آپ نے ان کی ضرورت کو بھی روحانی اور جسمانی دلائل سے ثابت کیا۔اور ان کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔اسی طرح ذکر، حج اور قربانی کی حقیقت کو روشن کر کے ان پر کاربند ہونے کی تعلیم دی۔

تمدنی غلامی سے بھی آپ نے لوگوں کو چھڑایا اور اس بھیڑ چال کی غلطی ان پر ظاہر کی جس میں وہ مبتلا تھے۔(دینی) تمدنی تعلیم کی خوبی کو ظاہر کیا۔سود کی برائی کو ظاہر کیا۔پردہ کی خوبیوں کو واضح کیا۔کثرت ازدواج کی ضرورت کو ثابت کیا۔طلاق کی اہمیت کو بیان کیا۔ غرض وہ مسائل جن کے متعلق لوگ زمانہ کی رو کو دیکھ کر بول نہیں سکتے تھے۔ان کے متعلق علی الاعلان (دینی) تعلیم کو پیش کیا اور زمانہ کے خیالات کی پرواہ نہیں کی۔

میں اس جگہ ان پرانے وساوس اور شبہات کا جو غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں رائج تھے اور جن کا آپ نے مقابلہ کیا اس جگہ ذکر نہیں کرتا۔کیونکہ کہا جا سکتا ہے کہ زمانہ خود ان کی اصلاح کرر ہا تھا۔

خدا کی یاد

حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم کا جو آپ نے زمانہ کی رو کے خلاف دی یہ اثر ہوا کہ لاکھوں آدمی جو زمانہ کی رو میں بہے جاتے تھے۔ان کو ہوش آ گئی اور وہ کھڑے ہو گئے۔اور انہوں نے سوچا اور (دینی) تعلیم کو سب تعلیموں سے افضل پایا۔وہ لوگ جو پہلے دہریت اور مادہ پرستی کا شکار تھے جو خدا تعالیٰ کی عبادت تو کیا کرنی تھی اس کے وجود کے ہی منکر ہو رہے تھے ان کو آپ نے تہجد گزار اور ذاکر بنادیا۔ان کے دماغ مغربی تعلیم سے روشن ہیں اور ان کے فکر جدید افکار پر محتوی۔مگر ان کے دل محبت الٰہی سے لبریز ہیں اور ان کے ماتھے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکے رہتے ہیں رات اور دن وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرتے ہیں اور باوجود اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے وہ دین کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں۔

تمدن کی غلامی سے بھی آپ نے بہت سے لوگوں کو چھڑا کر عقل کے حریت خیز میدان میں لا کھڑا کیا ہے۔باوجود زمانہ کی مخالفت کے آپ کی جماعت تمدنی اصلاح میں مشغول ہے اور اس کی عمارت کو طلب فرحت اور عیاشی کی بنیادوں سے ہٹا کر اصلاح اور عفت اور اخلاق پر کھڑا کر رہی ہے۔

قربانیوں کیلئے مستعد

حضرت مسیح موعود نے مذہبی دیوانگی پیدا نہیں کی اور نہ مذہب کو اپنی ذات کی محبت کے گرد لپیٹ کر لوگوں کی توجہ کو ایک ہی نقطہ پر جمع کر دیا ہے جیسا کہ ان لوگوں کا قاعدہ ہے جو باقی نیک خصلتوں کو نظر انداز کر کے صرف قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔بلکہ آپ نے ہر ایک چیز کو اس کے مرتبہ کے مطابق پیش کیا ہے اور انسانی عقل کو ہر ممکن طریق سے زندہ رکھنے کی بلکہ ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔مگر باوجود اس کے آپ کی جماعت میں یہ مادہ نظر آتا ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنا مال خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔(۔) چنانچہ افغانستان میں دو موقعے احمدیوں کو جان قربان کرنے کے ملے ہیں جن میں انہوں نے نہایت ثبات سے جانیں دی ہیں۔دو موقعوں سے میری مراد یہ ہے۔کہ جن دو موقعوں پر ان کو کہا گیا ہے کہ تم توبہ کرلو۔مگر انہوں نے توبہ نہیں کی ورنہ احمدیت کی وجہ سے مارے تو وہاں کئی آدمی گئے ہیں جن کی تعداد دس سے کم نہ ہوگی۔

صاحبزادہ عبداللطیف کی قربانی

ان آدمیوں میں سے زیادہ اہم (قربانی) سید عبداللطیف صاحب کی ہے۔آپ افغانستان کے بہت بڑے عالم تھے اور آپ کو ایسا درجہ حاصل تھا کہ امیر حبیب اللہ خان کی تاجپوشی کی رسم آپ ہی نے ادا کی تھی۔آپ کو جب سلسلہ احمدیہ کی خبر ملی تو آپ نے کتب سلسلہ منگوا کر پڑھیں اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لے آئے۔اس کے بعد ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور حج کی نیت سے افغانستان سے امیر سے اجازت لی۔ اور راستہ میں قادیان بھی ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔قادیان آ کر ان پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ مجھے اب آگے نہیں جانا چاہئے بلکہ یہاں رہ کر دین کی معلومات بڑھانی چاہئیں۔چنانچہ وہ یہیں ٹھہر گئے۔اور کئی مہینے ٹھہر کر واپس وطن گئے۔اور جاتی دفعہ کہہ گئے کہ میرا ملک مجھے بلاتا ہے تا اپنے خون سے اس کی اصلاح کا راستہ کھولوں۔اور میں اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی دیکھتا ہوں۔ملک میں جاتے ہی امیر نے طلب کیا۔اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ احمدی ہو گئے ہیں؟ انہوں نے اقرار کیا۔اس پر بہت بڑی بحث کے بعد علماء کے فتویٰ کے ماتحت ان کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔بار بار امیر نے بلا کر ان کو توبہ کی تحریک کی مگر انہوں نے انکار کیا۔اور آخر ان کو زمین میں گڑھا کھود کر آدھا دفن کیا گیا۔اور امیر خود مع لشکر میدان میں آیا اور شہر کے لوگ بھی اکٹھے ہوئے اور سنگسار کرنے کی تجویز ہوئی آخری وقت میں امیر پھر ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ صاحبزادہ صاحب! اب بھی موقع ہے آپ اپنے عقیدہ سے توبہ کر لیں۔مگر انہوں نے جواب دیا کہ توبہ کس بات سے؟ میں نے حق کو پالیا ہے اور میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔یاد رکھو کہ میرے مرنے کے بعد پہلی جمعرات کو قیامت آ جائے گی اور میں جی اٹھونگا۔جب امیر مایوس ہو گیا تو اس نے واپس آ کر (ان) پر پتھر پھینکا اور چاروں طرف سے لوگوں نے پتھر پھینکنے شروع کئے۔ مگر صاحبزادہ صاحب استقلال سے کھڑے رہے یہاں تک کہ پتھروں کی ضربوں سے ان کا سر پاش پاش ہو گیا اور گردن جھک گئی۔ظالم برابر پتھر مارتے چلے گئے حتیٰ کہ سر تک پتھروں کا ایک بڑا ڈھیر جمع ہو گیا۔اور اس صادق مومن کی پاکیزہ روح اپنے پیدا کرنے والے سے جا ملی۔تب لوگ واپس اپنے گھروں

کو چلے گئے مگر ان کی لاش پر پہرہ مقرر کر دیا گیا تا کوئی شخص ان کو دفن نہ کر دے۔ مگر خدا کا بدلہ نزدیک تھا۔ وہ قیامت جس کی انہوں نے خبر دی تھی اچانک آ گئی۔ اور پہلی جمعرات کو غیر معمولی طور پر خلاف توقع اور خلاف پچھلے تجربہ کے کابل میں سخت ہیضہ پھوٹا۔ اور سخت موت پڑی جس سے شاہی خاندان میں سے بھی بعض جانوں کا نقصان ہوا۔ ان واقعات کو ایک بے تعلق انگریز انجینیئر مسٹر مارٹن دی انجینیئر ان چیف افغانستان نے اپنی کتاب ''انڈر دی ابسولیوٹ امیر'' میں نہایت ساد‌ن سے بیان کیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔ گو بوجہ سلسلہ سے ناواقفیت کے بعض باتیں انہوں نے غلط لکھ دی ہیں مگر پھر بھی ان کی تحریر نہایت موثر ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ ایک بے تعلق آدمی کی لکھی ہوئی ہے۔

ایمان اور استقامت

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے پہلے ان کے شاگرد مولوی عبدالرحمن صاحب کو گلا گھونٹ کر مار دیا گیا تھا۔ ان کا جرم بھی یہی تھا کہ وہ سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان دو قتلوں کے علاوہ جو حکومت کی طرف سے ہوئے ہیں لوگوں نے کئی احمدی قتل کئے ہیں۔ چنانچہ پچھلے ماہ میں دو احمدیوں کو لوگوں نے مار دیا ہے۔ علاوہ قتل کے دوسری تکالیف تو ہمیشہ ہی احمدیوں کو پہنچائی جاتی ہیں جنہیں وہ نہایت بہادری سے برداشت کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی سال کے دوران میں خوست کے علاقہ میں جو بغاوت ہوئی ہے اس میں جب باغیوں نے ہز میجسٹی دی امیر کی افواج کے خلاف کچھ زور چلتا ہوا نہ دیکھا تو احمدیوں کے دو گاؤں جلا دئے۔ اور بہانہ یہ کیا کہ یہ لوگ امیر کو ورغلاتے ہیں۔ سال میں دو تین دفعہ ایسا ضرور ہوتا ہے کہ عوام بعض متعصب مقامی افسروں کو ملا کر جس جس احمدی پر زور چلے اسے گرفتار کر لیتے ہیں۔ اور بعض کو منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے شہر میں پھراتے ہیں بعض کو مارتے ہیں۔ بعض کو قید میں ڈال دیتے ہیں اور جرمانہ وصول کر کے چھوڑتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ پچیس سال سے احمدی یہ مصائب برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے ایمان متزلزل نہیں ہیں بلکہ وہ ترقی کر رہے ہیں۔ (۔)

ہندوستانی احمدیوں کی جانثاری

یہ تو افغانستان کے لوگوں کی قربانی ہے مگر ہندوستان کے احمدیوں کا حال کم نہیں۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت ہے۔ اس لئے لوگ یوں تو مار نہیں سکتے مگر جھوٹ اور فریب سے ہر جگہ احمدیوں کو تکلیف دی جاتی ہے اور وہ سب تکلیفوں کو خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔ قتل بیشک ایک بڑا ابتلاء ہے لیکن صبر آزما مصیبت وہ ہے جو آہستہ آہستہ آتی ہے۔ ہندوستان کے احمدیوں کو اس سے حصہ ملا ہے۔ بلکہ نوے فیصدی احمدی ان حالات میں سے گزرتے ہیں بہت ہیں جن کے جسم ان نشانوں سے پر ہیں جو ان کو احمدیت قبول کر کے ماریں کھا کر لگے ہیں۔ بہت سے لوگ گھروں سے نکالے گئے۔ بعض چھوٹے چھوٹے بچوں کو والدین نے نکال دیا مگر ثابت قدم رہے۔ بعض دفعہ ایک گاؤں میں ایک ہی احمدی ہوتا ہے اور سب لوگ اس کو مل کر مارتے ہیں۔ پھر پولیس کی تفتیش پر کوئی اس کی تائید میں گواہی دینے والا نہیں ہوتا۔ کئی جگہوں پر قبرستانوں میں احمدیوں کو مردے دفن نہیں کرنے دیتے۔ بعض جگہ انہیں لوگوں نے باہر نکال کر پھینک دیں۔ گرمیوں کے دنوں میں کنوؤں سے پانی پینے سے روک دیا۔ اور کئی کئی دن اس شدید گرمی میں کہ پارہ حرارت ایک سو پندرہ تک سایہ میں ہو جاتا ہے بڑوں اور بچوں کو پیاسا رہنا پڑا۔ کئی جگہ ان کی دوکانوں سے سودا نہیں لیا جاتا اور ان کے کھیت برباد کر دئے جاتے ہیں۔ ان کے لیکچروں اور وعظوں کے موقعوں پر پتھر مارے جاتے ہیں۔ شور کیا جاتا ہے کئی جگہ ان کی بیویوں کو ان سے جبراً چھین کر ان کا دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا ہے۔ بچوں کو والد سے جدا کر لیا گیا ہے۔ عورتوں کو ان کے خاوندوں نے مار کر گھر سے نکال دیا ہے۔ سرکاری ملازمتوں میں چونکہ دوسرے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے ان میں بھی احمدیوں کو دق کیا جاتا ہے اور ہمیشہ وہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ وکلاء اور ڈاکٹروں کا بھی جہاں بس چلتا ہے بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ عام پیشہ وروں کا تو حال ہی ناقابل بیان ہے۔ ان کو تو سخت تکلیف دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سینکڑوں ہیں جو غیر احمدی ہونے کی حالت میں اچھے آسودہ حال تھے مگر آج وہ نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود نے کچھ ایسی روح اس جماعت میں پھونک دی ہے کہ وہ دلیری سے ان مصائب کو برداشت کرتی ہے۔ مگر اپنے ایمان کو نہ چھوڑتی ہے نہ چھپاتی ہے بلکہ علی الاعلان اس کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اعلیٰ نمونہ دکھاتی رہتی ہے۔

اعلیٰ اخلاق کی پہچان

احمدی افراد اپنے لباس واطوار میں دوسرے لوگوں سے جدا نہیں ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تعلیم نے ان پر کچھ ایسا اثر کیا کہ باوجود لباس وغیرہ میں تغیر نہ ہونے کے عام طور پر لوگ ان کو پہچان لیتے ہیں اور اس کی وجہ ان کے وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کے ذریعہ سے وہ دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان کی زبانوں کا گالیوں اور فحش باتوں سے پاک ہونا ان کا دوسروں کی خاطر تکلیف اٹھانا اور ایثار سے کام لینا ان کا دھوکے اور فریب سے بچنا یہ ان کو ہر مجلس میں ممتاز کر کے دکھا دیتا ہے۔ اور وہ آدمی بھی جو احمدی کیریکٹر سے واقف ہو لیکن ایک احمدی کا ذاتی واقف نہ ہو اسے ریل یا جلسہ یا دوسری اجتماع کی جگہوں میں پہچان لیتا ہے۔

عقل وذہانت

جاہل سے جاہل احمدی بھی کہیں نظر آئے تو اس کی عقل تیز اور اس کی بحث کی قابلیت غیر معمولی نظر آئے گی۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم نے اس جماعت کے بنانے میں یہ عظیم الشان معجزہ دکھایا ہے کہ ایک طرف تو احمدی آپ کی تعلیم کے ماتحت اس انتہائی بے دینی اور بے پرواہی کو چھوڑ کر جو دنیا میں نظر آتی تھی خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور اس کے کلام کی محبت میں سرشار نظر آتا ہے۔ وہ اپنے وجود کو اب صرف ایک آئینہ سمجھتا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے انعکاس کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کا دن اور اس کی رات خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی عبادت میں صرف ہوتے ہیں۔ وہ اس دنیوی مقابلہ کے زمانہ میں اپنے کاموں کا حرج کر کے روحانی فیوض کے حصول میں مشغول نظر آتا ہے۔ مگر دوسری طرف اسی تعلیم کے اثر سے وہ دنیا کے سخت ترین معقولی لوگوں میں سے ہے۔ وہ کسی بات کو بلا دلیل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہر ایک بات کو دلیل سے مانتا ہے اور دلیل سے منوانا چاہتا ہے۔ وہ علوم جدیدہ کا دشمن نہیں بلکہ ان کا مؤید ہے۔ اور ان کو دین کا مخالف نہیں بلکہ دین کا خادم سمجھتا ہے۔ غرض وہ ہر بات میں اپنی حریت کو قائم رکھتا ہے۔ وہ نہ اپنے باپ دادوں کی سنی سنائی بات کو مانتا ہے اور نہ ہر مدعی علم کے دعوے کو تسلیم کر لیتا ہے اور ہر جدید بات پر فدا ہو جاتا ہے بلکہ ہر بات کو علم اور عقل سے موازنہ کر کے دیکھتا ہے۔ اور ہر اک حقیقت کو اسی مقام پر رکھتا ہے جو اسے خدا تعالیٰ نے بخشا ہے۔

مشرق ومغرب کا اجتماع

حضرت مسیح موعود نے ایک عجیب اثر اپنی جماعت میں یہ پیدا کر دیا ہے کہ آپ کی جماعت کے لوگ علم حاصل کرنے میں دوسرے لوگوں سے غیر معمولی طور پر بڑھ گئے ہیں۔ ہندوستان کی دوسری آبادی کی نسبت اس جماعت کے لوگ تعلیمی نسبت میں بہت زیادہ ہیں۔ حالانکہ بوجہ غربت مدارس کا کوئی الگ انتظام نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے بڑھاپے میں تعلیم حاصل کی ہے۔ عورتوں میں تعلیم کا اس قدر چرچا ہے کہ قادیان کے بہت سے گھر مدرسے معلوم ہوتے ہیں۔ ستر ستر برس کی عورتیں قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھ رہی ہیں۔ ہر عمر کے لوگوں کا ایک جمگھٹا مردوں میں سے بھی اور عورتوں میں سے بھی قادیان میں لگا رہتا ہے۔ جو مختلف صوبوں سے اور ملکوں سے قادیان میں تعلیم دین حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ غرض دنیا میں اگر کہیں مغرب ومشرق جمع نظر آتے ہیں تو وہ قادیان ہی ہے۔ کیونکہ دوسری جگہوں میں اگر مغربی تعلیم ہے تو دین جو مشرق سے پیدا ہوا ہے ندارد ہے۔ اور اگر دین ہے تو علوم جدیدہ سے بے پرواہی ہے جن کا سرچشمہ آج کل مغرب ہے لیکن احمدی جماعت اور خصوصاً قادیان میں جو مرکز سلسلہ ہے یہ دونوں چیزیں اکٹھی نظر آتی ہیں۔ یہاں باوجود مسٹر کپلنگ کے مخالف دعوی کے مغرب ومشرق اکٹھے نظر آتے ہیں۔ ایک طرف تو علوم جدیدہ کی تحصیل اور ان میں ترقی کرنے کا جوش ہے اور دوسری طرف مذہب سے اخلاص اور اس کی تعلیمات پر یقین اس درجہ پر پہنچا ہوا ہے کہ اس کے لئے جان اور مال اور وطن کی قربانی ایک حقیر شے نظر آتی ہے۔ اور مذہب کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو اس کی اصل شکل اور صورت میں احتیاط سے پورا کیا جاتا ہے۔

مذہبی رواداری

احمدیوں میں عورتوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کو جائز قیود سے آزاد کرنے کا بھی خاص خیال پایا جاتا ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ مذہب کے خلاف کوئی بات نہیں کرتے۔ ان میں مذہبی رواداری تمام اقوام سے زیادہ ہے۔ وہ ان جھگڑوں کو جو بعض مذہبی رسوم کی ادائیگی کے متعلق مختلف اقوام ہند میں ہوتے رہتے ہیں بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں اور لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں۔ وہ اپنی (بیوت الذکر) میں سخت ترین دشمنان (۔) کو بولنے کا موقع دیتے ہیں۔ اور ان کی باتیں سنتے اور اپنی سناتے ہیں۔

مالی قربانی

ایک عظیم الشان تبدیلی جو احمدی جماعت میں حضرت مسیح موعود نے پیدا کر دی ہے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا احساس ہے۔ ہر اک احمدی اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی امانت خیال کرتا ہے۔ جو لوگ سلسلہ کی تربیت کے نیچے آ چکے ہیں وہ ماہوار سولہواں حصہ دینی کاموں کے لئے بطور چندہ دیتے ہیں۔ اس چندہ کے علاوہ خاص چندوں میں بھی ان کو حصہ لینا پڑتا ہے۔ جن کو اگر جمع کر دیا جائے تو ہر اک احمدی جو سلسلہ تربیت کے نیچے آ چکا ہے اپنے اپنے اخلاص کے مطابق اپنی آمد کے تیسرے حصہ سے دسویں حصہ تک چندہ میں دیتا ہے۔ اور یہ ان کی قربانی لوگوں کی نظروں میں ایسی عجیب ہے کہ بعض لوگ تو یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جماعت بڑی امیر ہے۔ اور بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس جماعت کو گورنمنٹ مدد دیتی ہے۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ نہ مدد دیتی ہے نہ دے سکتی ہے۔ اور ہماری جماعت نہایت ہی غریب ہے۔ اور شاید اس سے غریب اور کوئی جماعت ہندوستان میں نہیں۔ مگر ہم میں سے [illegible] اپنی ضرورتوں کو قربان کر کے دنیا کی دینی۔ اخلاقی اور [illegible] ضرورتوں کی اصلاح کے لئے اس قدر چندہ دیتا ہے کہ دوسری اقوام میں اس سے دس گنی آمدنی والے لوگ بھی اس قدر روپیہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ اور اس قربانی میں ان کی عورتیں مردوں سے کم نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے ایثار سے ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کے پردے پر ایسی عورتیں بھی ہیں۔ جو زیور اور کپڑے کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے جیتی ہیں چنانچہ پچھلے سال میں نے جرمن میں (بیت الذکر) بنانے کی تحریک کی۔ اور صرف عورتوں سے چندہ طلب کیا۔ اور میں نے دیکھا کہ بیسیوں عورتوں نے اپنے زیور اور اپنے اعلیٰ کپڑے تک فروخت کر کے اس کام کے لئے دیدئے۔ اور جس قدر رقم ان سے طلب کی

باقی صفحہ 14

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت

آپ کے عشق الٰہی، محبت رسولؐ، عشق قرآن، توکل، صبر اور روزمرہ زندگی کے دلگداز واقعات

محترم مولانا عبدالستار خان صاحب

جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں محبت الٰہی کا جس والہانہ رنگ میں آغاز ہوا اس کا تصور ایک صاحب دل انسان میں وجد کی سی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا جوانی کا عالم تھا جبکہ انسان کے دل میں دنیوی ترقی اور مادی آرام و آسائش کی خواہش اپنے پورے کمال پر ہوتی ہے اور حضور کے بڑے بھائی صاحب ایک معزز عہدہ پر فائز ہو چکے تھے اور یہ بات بھی چھوٹے بھائی کے دل میں ایک گونہ رشک یا کم از کم نقل کا رجحان پیدا کر دیتی ہے ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود کے والد صاحب نے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کو کہلا بھیجا کہ آج کل ایک ایسا بڑا افسر برسر اقتدار ہے جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں اس لئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو میں اس افسر کو کہہ کر تمہیں اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے والد صاحب کا یہ پیغام پہنچا کر تحریک کی کہ یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں بلاتوقف فرمایا۔ حضرت والد صاحب سے عرض کر دو کہ میں ان کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں مگر

''میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں''۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

یہ سکھ زمیندار حضرت دادا صاحب کی خدمت میں حیران و پریشان ہو کر واپس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے بچے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ ''میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں''۔ شاید وہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعود کے اس جواب کو اس وقت اچھی طرح سمجھا بھی نہ ہوگا مگر دادا صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے کہ ''اچھا غلام احمد نے یہ کہا کہ میں نوکر ہو چکا ہوں؟ تو پھر خیر ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا''۔ اور اس کے بعد کبھی کبھی حسرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ ''سچا رستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے ہم تو دنیاداری میں الجھ کر اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں''۔

(سیرۃ طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص7)

وہ تو پیدائش ہی سے ولی تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

مجھے سب سے زیادہ ایک بوڑھے شخص (سردار جھنڈا سنگھ آنجہانی) کی شہادت پسند آیا کرتی ہے جو آپ (حضرت مسیح موعود) کا بچپن کا واقف ہے وہ آپ کا ذکر کر کے رو پڑتا ہے سنایا کرتا ہے کہ ہم کبھی آپ کے پاس آ کر بیٹھتے تھے تو آپ ہمیں کہتے کہ میرے والد صاحب سے سفارش کرو کہ وہ مجھے خدا اور دین کی خدمت کرنے دیں اور دنیوی کاموں سے معاف رکھیں، پھر وہ شخص یہ کہہ کر رو پڑتا کہ وہ پیدائش ہی سے ولی تھے۔

(احمدیت ص106)

دل گداز تقریر

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں۔

حضرت صاحب کے زمانہ میں اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً (بیوت الذکر) میں لوگوں کو آج کل کی نسبت بہت زیادہ روتے سنا ہے۔ رونے کی آوازیں بیت الذکر کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس نماز سے پہلے حضرت صاحب کی کوئی خاص تقریر اور نصیحت ہو جاتی تھی اس نماز میں تو گویا ایک کہرام برپا ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ دن میں کم از کم ایک دفعہ انسان خدا کے حضور رو لیا کرے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص666)

کیا یہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے؟

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے یہ ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود کو دوران سر کا عارضہ تھا۔ ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ اسے بلوایا گیا (کرایہ بھیج کر کہیں دور سے) اس نے حضور کو دیکھا اور کہا کہ دو دن میں آپ کو آرام کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحب اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے میں علاج ہرگز نہیں کراتا۔ کیا یہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کیلئے واپسی کا روپیہ اور مزید پچیس روپے بھیج دیئے کہ دے کر رخصت کر دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(شمائل احمد ص12)

کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود بیت الذکر میں اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی اس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آ کر سنا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسان بن ثابتؓ کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا۔ وہ شعر یہ تھا۔

كنت السواد لناظري
فعمي عليك الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

اے خدا کے پیارے رسول! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات سے اندھی ہو گئی۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے۔ مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ بیت الذکر میں اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔

(سیرۃ طیبہ مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ص28)

قرآن شریف سے محبت

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود پالکی میں بیٹھ کر قادیان سے بٹالہ تشریف لے جارہے تھے (اور یہ سفر پالکی کے ذریعہ قریباً پانچ گھنٹے کا تھا) حضرت مسیح موعود نے قادیان سے نکلتے ہی اپنی حمائل شریف کھول لی اور سورۃ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور برابر پانچ گھنٹے تک اسی سورۃ کو اس استغراق کے ساتھ پڑھتے رہے کہ گویا وہ ایک وسیع سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں آپ اپنے ازلی محبوب کی محبت و رحمت کے موتیوں کی تلاش میں غوطے لگا رہے ہیں۔

(سیرۃ طیبہ ص16)

رقت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے۔ اور وہ اس طرح۔ کہ ایک دفعہ آپ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف پڑھ کر سنایا۔ تو اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

(ذکر حبیب۔ ص323)

قرآن شریف سنائیں

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں۔

جس دن شب کو عشاء کے قریب حسین کامی سفیر روم قادیان آیا اس دن نماز مغرب کے بعد حضرت صاحب بیت مبارک میں شاہ نشین پر احباب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ دوران سر کا دورہ شروع ہو گیا اور آپ شاہ نشین سے اتر کر فرش پر لیٹ گئے اور بعض لوگ آپ کو دبانے لگ گئے۔ مگر حضور نے تھوڑی دیر میں سب کو ہٹا دیا۔ جب اکثر دوست وہاں سے رخصت ہو گئے تو آپ نے

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں- مولوی صاحب مرحوم دیر تک نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سناتے رہے یہاں تک کہ آپ کو افاقہ ہوگیا-

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص459)

خدا کا شیر

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی محبت و معیت پر ناز تھا- چنانچہ جب آپ کو 5-1904ء میں مولوی کرم دین والے مقدمہ میں یہ اطلاع ملی کہ ہندو مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہیں اور وہ آپ کو قید کرنے کی داغ بیل ڈال رہا ہے تو آپ اس وقت ناسازی طبع کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے یہ الفاظ سنتے ہی جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا کہ

''وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے''

(سیرۃ المہدی حصہ اول)

آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں-

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زارو نزار

اس نظم میں ایک دوسری جگہ فرمایا

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بد خواہ کرنا ہوش کرکے مجھ پہ وار

صبر اور برداشت

میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنہ ہند جاری کیا ہوا تھا یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنہ مشرقیہ کہا کرتا تھا حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا- اور اس طرح جماعت کی دل آزاری کرتا- میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوتی- کیونکہ وہاں ہی سے وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا- 2- اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنہ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کردوں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے یہ گناہ میں داخل ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں-

(سیرۃ مسیح موعود از شیخ یعقوب علی عرفانی ص113)

عشق رسول

قادیان میں ایک صاحب محمد عبداللہ ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارتے تھے- وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت مخلص تھے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو مختلف قسم کے نظاروں کی تصویریں دکھا کر اپنا پیٹ پالا کرتے تھے- مگر جوش اور غصے میں بعض اوقات اپنا توازن کھو بیٹھتے تھے- ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا ہے اور حضور کو گالیاں دی ہیں- پروفیسر صاحب طیش میں آکر بولے کہ اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا- حضرت مسیح موعود نے بے ساختہ فرمایا ''نہیں نہیں ایسا نہیں چاہئے ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے''- پروفیسر صاحب اس وقت غصے میں آپے سے باہر ہو رہے تھے- جوش کے ساتھ بولے- واہ صاحب واہ! یہ کیا بات ہے آپ کے پیر (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی شخص برا بھلا کہے تو آپ فوراً مباہلہ کے ذریعہ اسے جہنم تک پہنچانے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر ہمیں یہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کو ہمارے سامنے گالی دے تو ہم صبر کریں!!- پروفیسر صاحب کی یہ غلطی تھی- حضرت مسیح موعود سے بڑھ کر صبر کس نے کیا ہے اور کس نے کرنا ہے مگر اس چھوٹے سے واقعہ میں عشق رسولؐ اور غیرت ناموس رسولؐ کی وہ جھلک نظر آتی ہے جس کی مثال کم ملے گی-

(سیرۃ طیبہ ص29)

دلداری اور بے نفسی

حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کا ایک قریبی عزیز حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قادیان کچھ عرصہ رہا تھا- ایک دن سردی کے موسم کی وجہ سے حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اپنا ایک مستعمل کوٹ ایک خادمہ کے ہاتھ اسے بھجوایا تا کہ یہ عزیز سردی سے محفوظ رہے- مگر کوٹ مستعمل ہونے کی وجہ سے اس عزیز نے یہ کوٹ حقارت کے ساتھ واپس کر دیا کہ میں استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا- اتفاق سے جب یہ خادمہ اس کوٹ کو لے کر میر صاحب کی طرف واپس جا رہی تھی حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لئے جاتی ہو؟ اس نے کہا کہ میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت برا مانا ہے اور واپس کر دیا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا-

واپس نہ لے جاؤ اس سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی- تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ اور میر صاحب سے کہہ دینا کہ میں نے رکھ لیا ہے-

حضرت مسیح موعود کو کوٹوں کی کمی نہیں تھی اور حضور کے خدام حضور کی خدمت میں بہتر سے بہتر کوٹ پیش کرتے رہتے تھے- یہ حضور کی انتہائی شفقت اور انتہائی دلداری کا مقام تھا اور بے نفسی کا اظہار بھی تھا کہ مستعمل کوٹ کے استعمال میں تامل نہیں کیا-

(سیرۃ طیبہ ص 64)

حضرت مسیح موعود کا قلم

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود کلک کے قلم سے لکھا کرتے تھے- اور ایک وقت میں چار چار پانچ پانچ قلمیں منوا کر اپنے پاس

مینوفیکچررز ڈیلر واشنگ مشین- گیزر کوکنگ رینج- ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

LIBRA
Institute of Information Technologies Hardware Software Consultancy, Management & Training
11- WARRIACH PLAZA, F-10 MARKAZ, ISLAMABAD.
TEL: 0092-51-2292396,
FAX: 0092-51-2292396
Email: Libra@isb.comsets.net.pk

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
بے اولاد مردوں اور عورتوں کی حسرتیں
اٹھرہ- ایام کی بے قاعدگی- نرینہ اولاد کی خواہش
1960ء سے خدمتِ انسانی میں مصروف بے مثال نام
ناصر کلینک
مین بازار نزد راجہ چوک حافظ آباد - فون 3391

SAMISONS
سمیع سنز
فرنس آئل، کیروسین آئل، ہائی سپیڈ ڈیزل،
لائٹ ڈیزل آئل، لبریکینٹس
ڈسٹری بیوٹرز برائے:
شیل پاکستان لمیٹڈ
فون 7722756-7728001-7725461
فیکس 7727906-7726944 بادامی باغ لاہور

محبت سب کے لئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
بازار صرافہ - سیالکوٹ
پروپرائٹر: عبدالستار
موبائل: 0300-9613255
فون شوروم: 0432-592316
جدید اور قیمتی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں - سیالکوٹ پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
زیورات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں نیز ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں-
E.mail alfazal @ skt.comsats.net.pk.

رکھتے تھے- تا کہ جب ایک قلم گھس جاوے- تو دوسری کے لئے انتظار نہ کرنا پڑے- کیونکہ اس طرح روانی میں فرق آتا ہے- لیکن ایک دفعہ جبکہ عید کا موقع تھا- میں نے حضور کی خدمت میں بطور تحفہ دو ٹیڑھی نبیں پیش کیں- اس وقت تو حضرت صاحب نے خاموشی کے ساتھ رکھ لیں- لیکن جب میں لاہور واپس گیا- تو دو تین دن کے بعد حضرت کا خط آیا- کہ آپ کی وہ نبیں بہت اچھی ہیں- اور اب میں ان سے ہی لکھا کروں گا- آپ ایک ڈبیہ ویسے نبوں کی بھیج دیں- چنانچہ میں نے ایک ڈبیہ بھجوادی- اور اس کے بعد اس قسم کی نبیں حضور کی خدمت میں پیش کرتا رہا- لیکن جیسا کہ ولایتی چیزوں کا قاعدہ ہوتا ہے- کچھ عرصے کے بعد مال میں کچھ نقص پیدا ہوگیا- اور حضرت صاحب نے مجھ سے ذکر فرمایا- کہ اب یہ نب اچھا نہیں لکھتا- جس پر مجھے آئندہ کے لئے اس ثواب سے محروم ہو جانے کا فکر دامنگیر ہوا- اور میں نے کارخانے کے مالک کو ولایت میں خط لکھا- کہ میں اس طرح حضرت مسیح موعود کی خدمت میں تمہارے کارخانہ کی نبیں پیش کیا کرتا تھا- لیکن اب تمہارا مال خراب آنے لگا ہے- اور مجھ کو اندیشہ ہے- کہ حضرت صاحب اس نب کے استعمال کو چھوڑ دیں گے- اور اس طرح تمہاری وجہ سے میں اس ثواب سے محروم ہو جاؤں گا- اور اس خط میں میں نے یہ بھی لکھا- کہ تم جانتے ہو- کہ حضرت مسیح موعود کون ہیں؟ اور پھر میں نے حضور کے دعوے وغیرہ کا ذکر کر کے اس کو اچھی طرح (دعوت الی اللہ) بھی کردی- کچھ عرصے کے بعد اس کا جواب آیا- جس میں اس نے معذرت کی- اور ٹیڑھی نبوں کی ایک اعلیٰ قسم کی ڈبیہ مفت ارسال کی- جو میں نے حضرت کے حضور پیش کردیں- اور اپنے خط اور اس کے جواب کا ذکر کیا- حضور یہ ذکر سن کر مسکرائے- مگر مولوی عبدالکریم صاحب جو اس وقت حاضر تھے- ہنستے ہوئے فرمانے لگے- کہ جس طرح شاعر اپنے شعروں میں ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف گریز کرتا ہے- اسی طرح آپ نے بھی اپنے خط میں گریز کرنا چاہا ہوگا- کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں نبوں کے پیش کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے دعاوی کا ذکر شروع کردیا- لیکن یہ کوئی گریز نہیں- زبردستی ہے-

(ذکر حبیب- ص322)

بارش ہوگئی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں- کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ نماز استسقاء ہوئی تھی جس میں حضرت صاحب بھی شامل ہوئے تھے- اور شاید مولوی محمد احسن صاحب مرحوم امام ہوئے تھے- لوگ اس نماز میں بہت روئے تھے- مگر حضرت صاحب میں ضبط کمال کا تھا- اس لئے آپ کو میں نے روتے نہیں دیکھا- اور مجھ کو یاد ہے- کہ اس کے بعد جلد بادل آکر بارش ہوگئی تھی- بلکہ شاید اسی دن بارش ہوگئی تھی-

(ذکر حبیب- ص323)

رنگ تربیت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ اللہ دین عرف فلاسفر نے جن کی زبان کچھ آزاد واقع ہوئی ہے- حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی کچھ گستاخی کی- جس پر حضرت مولوی صاحب کو غصہ آگیا- اور انہوں نے فلاسفر صاحب کو ایک تھپڑ مار دیا- اس پر فلاسفر صاحب اور تیز ہوگئے- اور بہت برا بھلا کہنے لگے- جس پر بعض لوگوں نے فلاسفر کو خوب اچھی طرح زدوکوب کیا- اس پر فلاسفر نے چوک میں کھڑے ہوکر بڑے زور سے رونا چلانا شروع کیا- اور آہ و پکار کے نعرے بلند کئے- یہ آواز اندرون خانہ حضرت مسیح موعود کے کانوں تک جا پہنچی اور آپ بہت ناراض ہوئے- چنانچہ جب آپ نماز مغرب کے قبل بیت الذکر میں تشریف لائے- تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے- اور آپ بیت الذکر میں ادھر ادھر ٹہلنے لگے- اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے- حضرت صاحب نے فرمایا- کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے- اور یہ بہت بری حرکت کی ہے- مولوی عبدالکریم صاحب نے فلاسفر کے گستاخانہ رویہ اور اپنی بریت کے متعلق کچھ عرض کیا- مگر حضرت صاحب نے غصے سے فرمایا- کہ نہیں یہ بہت ناواجب بات ہوتی ہے- جب خدا کا (مامور) آپ لوگوں کے اندر موجود ہے- تو آپ کو خود بخود اپنی رائے سے کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے تھا- بلکہ مجھ سے دریافت کرنا چاہئے تھا- وغیر ذالک- حضرت صاحب کی اس تقریر پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رو پڑے اور حضرت صاحب سے معافی مانگی اور عرض کیا- کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیں- اور اس کے بعد مارنے والوں نے فلاسفر سے معافی مانگ کر اسے راضی کیا- اور اسے دودھ وغیرہ پلایا-

(ذکر حبیب ص324 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

میرا مقدمہ آسمان پر ہے

ایک دفعہ بعض عیسائی مشنریوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف اقدام قتل کا سراسر جھوٹا مقدمہ دائر کیا اور ان مسیحی پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش پیش تھے- مگر خدا نے عدالت پر آپ کی صداقت کھول دی اور آپ اس مقدمہ میں جس میں عیسائیوں کے ساتھ مل کر آریوں اور بعض غیر احمدی مخالفین نے بھی آپ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ کسی طرح آپ سزا پا جائیں عزت کے ساتھ بری کئے گئے- جب عدالت نے اپنا فیصلہ سنایا تو کیپٹن ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو بعد میں کرنیل کے عہدہ تک پہنچے آپ سے مخاطب ہو کر پوچھا:-

''کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر (اس جھوٹی کارروائی کی وجہ سے) مقدمہ چلائیں؟ اگر آپ مقدمہ چلانا چاہیں تو آپ کو اس کا قانونی حق ہے''- آپ نے بلاتوقف فرمایا کہ 'میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا- میرا مقدمہ آسمان پر ہے''-

(سیرۃ مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی ص 114)

حضرت مسیح موعود کے عربی نعتیہ قصیدہ پر

علامہ نیاز فتح پوری کا تبصرہ

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں عربی زبان میں جو بے نظیر نعتیہ قصیدہ رقم فرمایا ہے اس کی شرح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے شرح القصیدہ کے نام سے لکھی۔ جو الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ بھارت میں اردو کے مشہور ادیب علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے اپنے مؤقر رسالہ نگار لکھنؤ کی ایک اشاعت میں درج ذیل تبصرہ کیا۔

شرح القصیدہ

اب سے تقریباً 65 سال قبل 1893ء کی بات ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ تجدید و مہدویت سے ملک کی فضا گونج رہی تھی اور مخالفت کا ایک طوفان ان کے خلاف برپا تھا۔ آریہ، عیسائی اور مسلم علماء سبھی ان کے مخالف تھے اور وہ تن تنہا ان تمام حریفوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب انہوں نے مخالفین کو ''ھل من مبارز'' کے متعدد چیلنج دیئے اور ان میں سے کوئی سامنے نہ آیا۔ ان پر منجملہ اور اتہامات میں سے ایک اتہام یہ بھی تھا کہ وہ عربی و فارسی سے نابلد ہیں اسی اتہام کی تردید میں انہوں نے یہ قصیدہ نعت عربی میں لکھ کر مخالفین کو اس کا جواب لکھنے کی دعوت دی۔ لیکن ان میں سے کوئی بروئے کار نہ آیا۔

مرزا صاحب کا یہ مشہور قصیدہ 69 اشعار پر مشتمل ہے اپنے تمام لسانی محاسن کے لحاظ سے ایسی عجیب و غریب چیز ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک ایسا شخص جس نے کسی مدرسہ میں زانوئے ادب تہہ نہ کیا تھا۔ کیونکر ایسا فصیح و بلیغ قصیدہ لکھنے پر قادر ہوگیا۔

اسی زمانہ میں ان کے مخالفین یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ان کی عربی زبان کی شاعری غالباً ان کے مرید خاص مولوی نورالدین کی ممنون کرم ہے لیکن اس الزام کی لغویت اسی سے ظاہر ہے کہ مولوی نورالدین خود مرزا صاحب کے بڑے معتقد تھے اور اگر مرزا صاحب کے عربی قصائد وغیرہ انہیں کی تصنیف ہوتے تو مرزا صاحب کے اس کذب و دروغ پر کہ یہ سب کچھ خود انہیں کی فکر کا نتیجہ ہے سب سے پہلے مولوی نورالدین ہی معترض ہو کر اس جماعت سے علیحدہ ہو جاتے۔ حالانکہ مرزا صاحب کے بعد وہی خلافت کے مستحق قرار دیئے گئے۔

یہ رسالہ مرزا صاحب کے اسی عربی قصیدہ کی شرح ہے۔ جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے۔ یہ شرح مولوی جلال الدین شمس نے لکھی ہے جو کسی وقت بلاد عرب و انگلستان میں احمدی (مربی) کی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ یہ شرح انہوں نے بڑی عقیدت مندانہ کاوش سے لکھی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ظاہر کر چکے ہیں یہ قصیدہ نہ صرف اپنی لسانی و فنی خصوصیات بلکہ اس والہانہ محبت کے لحاظ سے بھی جو مرزا صاحب کو رسول اللہؐ سے تھی۔ بڑی پر اثر چیز ہے۔ یہ قصیدہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے۔

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

اور اختتام اس شعر پر ہوتا ہے۔

جسمی یطیر الیک من شوق علا
یالیت کانت قوۃ الطیران

یہ رسالہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ پاکستان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(رسالہ نگار لکھنؤ اپریل 1960ء ص52)
(بحوالہ الفضل 19 اپریل 1960ء)

ڈیلرز:- فاسفورک ایسڈ- سلفیورک ایسڈ- ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں- مینوفیکچررز- نائٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ- گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
پروپرائٹرز:- چوہدری اعجاز احمد وڑائچ- چوہدری ندیم احمد وڑائچ

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T T, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore,
Tel# 5713728. 5713421.5750480.5752796 Fax#5750480

چوہدری ہوزری سٹور

بنیان۔ جراب۔ تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر
فیصل آباد 627489 ☎

رحمان کون مہندی - ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ
پرس - بیگ - کاسمیٹکس

رحمان جنرل سٹور

بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ پاکستان
فون نمبر 597058

شفیق الیکٹرک کمپنی

ڈسٹری بیوٹر : انڈس پنکھے۔ واشنگ مشین۔ ڈرائر مشین۔
روم کولر۔ نیز گیس ہیٹر اور چولہے بھی دستیاب ہیں۔
ڈیلر : رائل فین۔ یونس فین
چوک گھنٹہ گھر۔ بھوانہ بازار فیصل آباد۔ فون 623495
پروپرائٹرز : قاسم احمد ساہی۔ طارق احمد ساہی

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

ST سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس

نمبر 1 بلاک 6-بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان فون 2877085 فیکس 826934

بہترین سٹوڈیو - پورٹریٹ رنگین بلیک اینڈ وائٹ کے لئے تشریف لائیں

احمد فوٹوز

چاندنی چوک - راولپنڈی
فون سٹوڈیو 051-4427867

ZIA GARMENTS & VARIETY CENTRE

ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY

Mohammad Saleh & Sons

Shop No. D-1, G-286,
Five Brother Plaza, China Market,
Gordon College Road, Rawalpindi.
: 5542186

ہر قسم کے ماربل سلیب - کچن کاؤنٹر ٹائل - کیمیکل پالش کے لئے

سٹار ماربل انڈسٹریز

MARBLES

پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا - اسلام آباد
فون آفس 051-4431121-4432047 پروپرائٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

BTC
All Kinds of Leather Goods
Specialist in Gloves
OF All Kinds
MANUFACTURERS & EXPORTERS

Billoo TRADING CORPORATION

P.O Box 877 Sialkot 51310 Pakistan
Management and Production obsessed by Quality
Tel: Off (0432) 593756, Fac:(0432)267115
Res: (0432) 591744, FAx:(0432) 592086,
Cable: BILLOO SIALKOT
E.mail:- billoo @ gjr. Paknet.com.pk.
Web site: www.billoo.con.com.

ہمارے ہاں پشاور اور کراچی ماربل کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بوٹی سینا، ٹرویرا، ورونا کنگ گولڈ اینڈ بلیک اینڈ گولڈ، اونکس ٹکڑا چپس، کچن ٹب اور سیڑھی، عام کالی پٹی، وائٹ نمبر 1 اور ہر قسم کی ماربل ٹائیلز دستیاب ہیں

نواب ماربلز

سوساں روڈ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔ فون 041-725392

With New Digital Technology

UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

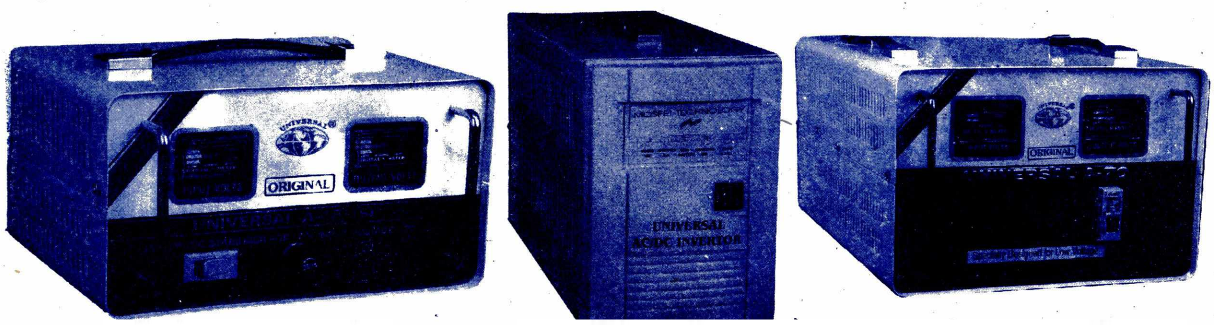

UNIVERSAL®
TRADEMARK

® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439

Dealer:Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

پلاسٹک چینی اور شیشے کی اعلیٰ ورائٹی
خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

رفیع کراکری سٹور

گلی دپی باغ - بالمقابل جامعہ مسجد اہل حدیث سیالکوٹ
پروپرائٹر:- رفیع احمد

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر - طاہر محمود
☎ 4844986

صابر اینڈ کو

ڈیلر پی ایس او - کالٹیکس آئل - شیل آئل
گنیش ملز روڈ چوک الائیڈ ملز بالمقابل پی ایس او ڈپو
فیصل آباد فون نمبر 617705-648705

حضرت مسیح موعود کا کلام اور آپ کی پاکیزہ تحریرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نظر میں

سچائی کی باتیں

اللہ تعالیٰ کی محبت کی باتیں ہوں یا حضور اکرم ﷺ کے عشق کے قصے ہوں یا قرآن کریم کی تعریف ہو' حضرت مسیح موعود نے ان موضوعات پر جب بھی قلم اٹھایا ہے ایک عام پڑھنے والا فوراً محسوس کرتا ہے کہ یہ سچائی کی باتیں ہیں اور سچا عشق یہاں ہے- چنانچہ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑے مخالف نے بھی آپ کے کلام سے استفادہ کیا ہے- آپ جانتے ہیں کہ مولانا ظفر علی خان احمدیت کے صف اول کے مخالف تھے جنہوں نے ساری عمر اپنی تقریر وتحریر اور اپنے اخبار ''زمیندار'' میں احمدیت کی مخالفت کی ہے- لیکن ان کی جو مسجد کرم آباد ضلع گوجرانوالہ میں بنی ہوئی ہے آپ وہاں جا کر دیکھیں تو ابھی تک اس مسجد پر حضرت مسیح موعود کے شعر لکھے ہوئے نظر آئیں گے- ان میں فارسی کا یہ شعر بھی ہے ۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ

کہ اگر تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسن کی دلیل چاہتے ہو تو پھر آپؐ کے عاشق ہو جاؤ- کیونکہ محمدؐ ہی محمدؐ کے حسن کی دلیل ہے- حسن کی دلیل تو سوائے عشق کے اور کچھ نہیں ہوا کرتی - وہ تو ایسا وجود ہے کہ اس کو دلیلوں کی ضرورت نہیں - وہ عاشق بناتا ہے- ایک حسین کے لئے باہر کی دنیا سے دلیلیں نہیں ڈھونڈی جاتیں - کیونکہ اس کا اپنا وجود دلیل ہوتا ہے- جب تک ایک آدمی کو آنحضور ﷺ سے گہرا تعلق اور سچا عشق نہ ہو- اس نے آپؐ کی ذات کے متعلق سوچا نہ ہو اور ہر پہلو سے آپؐ کی پاکیزہ زندگی کا جائزہ نہ لیا ہو- اس وقت تک یہ شعر اس کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا- اس مضمون کو آپ دوسرے شعراء کے کلام میں تلاش کریں لیکن کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گا-

تحریر کے متعلق تو مجھے یاد نہیں لیکن اپنے بیان میں مولانا ظفر علی خان نے ایک دفعہ کہا کہ آنحضرت ﷺ کی محبت میں جتنے بھی شعر کہے گئے ہیں کہیں ایک شعر کے اندر آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس سے زیادہ Concentrated محبت کا اظہار نہیں پایا جاتا جتنا اس شعر میں پایا جاتا ہے ۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ

یعنی جب خدا اور رسولؐ کے عشق کی بات آئی تو اس شخص کو بھی' جو شاعری میں کمال رکھتا تھا اور بڑا فصیح البیان شاعر سمجھا جاتا تھا' اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے سوا کسی اور کا شعر ہی نہیں ملتا- کیا وجہ ہے؟ اس لئے کہ دل نے گواہی دی کہ سچا عشق یہاں ہے-

الغرض حضرت مسیح موعود کے کلام میں آپ کو عشق و محبت کے ایسے ایسے انوکھے مضامین ملیں گے کہ اس کے بعد ایک منصف مزاج یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ یہ جھوٹے کا کلام ہے-'' (مطبوعہ الفضل 9 مارچ 1983ء)

عظیم الشان کلام

''...... کیسا عجیب کلام ہے- اللہ تعالیٰ جس کو اپنی وحی کے لئے چنتا ہے اور اپنی وحی سے اس کے دل کو چمکاتا اور اسے نور بخشتا ہے اس کا کلام عام انسانوں کے کلام سے بالکل مختلف ہو جاتا ہے' اس کی نظر اور بصیرت بالکل بدل جاتی ہے- اس عظیم الشان کلام کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے اور انسان کی روح اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کی برکت سے کتنا عظیم الشان رہنما ہمیں عطا فرمایا ہے- اللھم صل علی محمد و علی آل محمد-'' (الفضل 13 جون 1983ء)

ہر مشکل کا علاج

ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے- دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں...... حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

عدو جب بڑھ گیا شوروفغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

یہی وہ مضمون ہے کہ عدو جب شوروفغاں میں بڑھ گیا تو ہمیں اپنے پیارے رب کے حضور پناہ ملی اور جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کی گود میں گھستا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ماں اس کو چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے اور کوئی وار ایسا نہیں ہو سکتا جو ماں پر پڑے بغیر بچے پر پڑ جائے ویسا ہی نقشہ حضرت مسیح موعود نے کھینچا ہے- فرماتے ہیں ۔

عدو جب بڑھ گیا شوروفغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

ہم تو اپنے یار نہاں میں چھپ بیٹھے ہیں- اے لوگو! اب کس پر وار کرو گے- کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑے بغیر مجھ تک پہنچے اور کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑ سکے اس لئے جس کو خدا کی پناہ حاصل ہو اس کے لئے خوف کا کون سا مقام ہے حضرت مسیح موعود کے کلام کو سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہر دنیاوی خوف سے آپ آزاد ہو جائیں گے- کیونکہ آپ نے فرمایا ہے ہر مشکل کا علاج اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشق الٰہی کی آگ ہے-''

(الفضل 26 جون 1983ء)

پر اثر کلام

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ 1982ء کے افتتاحی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود کا پر معارف منظوم کلام ۔

''بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں''

سنایا گیا- حضرت مسیح موعود کے ان پاکیزہ اشعار کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا:-

''...... جب آج حضرت مسیح موعود کی نظم سنی تو دل کی جو حالت ہوئی وہ ناقابل بیان ہے- کوئی الفاظ نہیں جن میں اس کی کیفیت کو بیان کیا جا سکے- کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معین کر دی ہے- انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لئے کھول دی ہے- یہ وہی شاہراہ ترقیٔ (دین) ہے جس پر چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی- یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے- بے شمار رحمتیں ہوں حضرت مسیح موعود پر کہ جنہوں نے ''انانیت'' کی ساری راہیں بند کر دیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں ایک ایک شعر ایک ایک مصرع' ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے- اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے- حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذباتِ عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے- جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم (دعوت الی اللہ) کیسے کریں ہمیں دلائل یاد نہیں ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کر سکیں' ہمیں عربی نہیں آتی' ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں- میں سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے- ایسا پر اثر کلام' ایسا پاکیزہ کلام' ایسا حکمتوں پر مبنی کلام خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ۔

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

باقی صفحہ 14 پر

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز

احمد موٹرز

157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 7572031-32
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

MUJTABA INTERNATIONAL

EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS

284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE PAKISTAN

TEL:(92-42) 6668281, 6652793

FAX :(92-42) 5730970 EMAIL:MUJTABA-99@YAHOO.COM

فل سیٹ۔ فکس دانت
برج کراؤن۔ پورسلین ورک کے لئے

جنود ڈینٹل لیبارٹری

فیصل بازار بلاک 12۔ سرگودھا فون 713878

دلہن جیولرز

نیو صادق بازار
رحیم یار خان

پروپرائٹر: نصیر احمد فون رہائش 72652
فون دکان 74-77655-75477-0731

CHEMTEX ENTERPRISES
General Order Suppliers for Textile Chemicals Engraving Material and Graphics Art Film
Office: 80.Sitara Market, Satiana Road Faisalabad.Ph: 544365-734219 Fax:723244, Tlx:43224-43462 Mobl:0341-4860465
Chief Executive:
Shahid Mahmood ☎716098

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز

الحمید جیولرز

دکان 1۔ مبارک مارکیٹ

ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

تمام ائرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعائتی ریٹ پر دستیاب ہیں
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ

S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 2273094-2873030
فون ڈائریکٹ 2275794 فیکس 2825111
Email:multisky@isb.pol.com.pk

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز

بیرون ملک ہوائی سفر کے ارزاں ٹکٹ اور سفری انتظامات کے علاوہ پاکستان کے خوبصورت مقامات مثلاً مری، کاغان، سوات اور شمالی علاقہ جات کی سیاحت کے لئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی آج بھی آپ کے لئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون 2270987 فیکس 2277738

ظفر فرنیچر مارٹ (نگینہ)
فضل الٰہی روڈ کھاریاں
پروپرائیٹر منظور احمد کھوکھر
☎ شوروم 511983
رہائش 511244

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

لاہور۔ اسلام آباد۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 5415592-7441210-7831607
0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

SANKY RUBBER PARTS

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

SANKY HOSEPIPE — SANKY RUBBER PARTS — KING HOSEPIPE

سپیشلسٹ: آٹو ریڈی ایٹر ہوز پائپ، آٹو ربڑ پارٹس

امپورٹیڈ میٹریل سے ماہرین کی نگرانی میں تیار شدہ
چلنے میں بے مثال کارکردگی میں لاجواب

تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کیلئے موزوں ترین

جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور

طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم

Ph: 042- 7924511, 7924522

SANKY RUBBER PARTS

انٹرنیشنل آٹوز

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک
چوبرجی لاہور فون 042-7354398

ڈیلرز: سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینئین جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے

منیر آٹوز / نصیر آٹوز

حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان
فون 540960-546497 فیکس 92-061-520882

فری ہوم سروس — ریپئرنگ

الفضل الیکٹرونکس

بھاری چادر کے کولر اینڈ گیزر تیار کئے جاتے ہیں۔ کچن ہڈ اور ڈکٹنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی فینسی لائٹ پنکھے اور واشنگ مشین دستیاب ہیں۔
کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
Ph;5114822-5118096

آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

رفقاء مسیح موعود- نماز تہجد کی دلکش ادائیں

میں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں (حضرت مسیح موعود)

عبدالسمیع خان- ایڈیٹر الفضل

خداتعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامورین کی قوت قدسیہ کا اصل ثبوت وہ پاک تبدیلی ہے جو دلوں میں پیدا ہوتی ہے وہ محبت الٰہی ہے جو سینوں میں فروزاں ہوتی اور دنیا کی محبت کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے-

حضرت مسیح موعود نے اپنے متبعین کی روحوں کو جس طرح عشق الٰہی سے منور فرمایا اس کا مظہر تہجد کی نمازیں ہیں جنہوں نے ایک مرے ہوئے عالم کو زندہ کر دکھایا اور راتوں کو دنوں میں تبدیل کر دیا-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے............ میں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں-

(انجام آتھم- روحانی خزائن جلد 11 ص 315)

یہ پاک تبدیلی جو ایک بہت بڑے گروہ کے اندر پیدا ہوئی اس کا نقشہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے یوں کھینچا ہے-

جب سے میں بیعت میں داخل ہو گیا
تارک جملہ رذائل ہو گیا
تھا کبھی جو تارک فرض و سنن
اب وہ پابند نوافل ہو گیا

(بخار دل)

آیئے اب مسیحا کی روحانی شفایابی کی واقعاتی شہادتیں ملاحظہ کریں-

سنت رسولؐ کے مطابق

حضرت مصلح موعود نے اپنے لخت جگر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو حصول تعلیم کے لئے مصر روانہ فرمایا تو اپنی قلم سے انہیں نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

تہجد غیر ضروری نماز نہیں- نہایت ضروری نماز ہے جب میری صحت اچھی تھی اور جس عمر کے تم اب ہو اس سے کئی سال پہلے سے خداتعالیٰ کے فضل سے گھنٹوں تہجد ادا کرتا تھا- تین تین چار چار گھنٹہ تک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو اکثر مدنظر رکھتا تھا کہ آپ کے پاؤں کھڑے کھڑے سوج جاتے تھے-

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 486 دوست محمد شاہد- دسمبر 67ء- ادارۃ المصنفین ربوہ)

حضرت مصلح موعود کی لمبی نمازوں کا ایک مشاہدہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ رفیق حضرت مسیح موعود نے کیا- وہ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات بیت مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب میں بیت مبارک میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے- اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یاالٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے-

میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ

حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں- میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں!

آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟

تو آپ نے فرمایا کہ

''میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے دین کو زندہ کر کے دکھا-''

یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے-

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 151 حضرت مرزا طاہر احمد صاحب- فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ دسمبر 1975ء- طبع اول)

نہیں بھولے گی

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اپنی ایک ناقابل فراموش یاد کا ذکر یوں کرتے ہیں-

ایک واقعہ جس کا آج تک میرے دل و دماغ پر گہرا اثر ہے اور مجھے اس طرح لگتا ہے کہ جس طرح کل کا واقعہ ہو کہ میں رات کو اپنے قادیان والے گھر کے باہر والے مردانہ حصہ کے صحن میں سویا ہوا تھا' گرمیوں کا موسم تھا کہ میری آنکھ دردناک دل ہلا دینے والی کرب میں ڈوبی ہوئی آواز سے کھل گئی اور مجھے خوف محسوس ہوا- جب میں نیند سے پوری طرح بیدار ہوا تو مجھے احساس ہوا کہ حضرت مصلح موعود تہجد کی نماز' جو آپ حضرت ام ناصر والے مکان کے اوپر والے صحن میں ادا فرما رہے تھے جس کی دیوار ہمارے گھر سے ملحقہ تھی' کی دردناک دعاؤں کی آواز تھی- میں نے غور سے سننے کی کوشش کی تو آپ بار بار'' اھدنا الصراط المستقیم '' کو اتنے گداز سے پڑھ رہے تھے کہ یوں معلوم دیتا تھا کہ ہانڈی ابل رہی ہو اور مجھے یوں لگا کہ آپ نے اس دعا کو اتنی مرتبہ پڑھا جیسے کبھی ختم نہ ہو گی- اس رات کی یاد مجھے جب تک زندہ ہوں کبھی نہ بھولے گی-

(الفضل 16 فروری 2000ء)

تہجد قضا نہیں کی

ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے- آپ نے فرمایا اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپ کی تربیت کے لئے بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر میں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی- یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے-

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 85' ص 89)

15 سال کی عمر سے

ایک دفعہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کی صاحبزادی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس عمر میں نماز باجماعت پڑھنی شروع کی تو فرمایا-

نماز کے بارہ میں تو مجھے یاد نہیں البتہ تہجد کی نماز میں نے 15 سال کی عمر سے پڑھنی شروع کر دی تھی-

(غیر مطبوعہ مقالہ سیرت حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب از لئیق احمد صاحب طاہر- موجود لائبریری جامعہ احمدیہ ص 178)

چھوٹی عمر سے

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے تہجد کی نماز چھوٹی عمر میں پڑھنی شروع کی تھی اور اللہ کے فضل سے کبھی ناغہ نہیں کیا-

(رفقاء احمد جلد 6 ص 51)

فرشتہ جگا دیتا

حضرت میاں غلام رسول صاحب بلاناغہ نماز تہجد پڑھا کرتے اور اپنے رب کے حضور نصرت دین غلبہ احمدیت' سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی درازی عمر' صحت و سلامتی و خاندان مسیح موعود اور بزرگان اور مربیان سلسلہ کے لئے نہایت انکساری کے ساتھ دعائیں مانگا کرتے تھے- شب بیدار تھے- اگر کبھی تہجد کے وقت اٹھنے میں دیر ہو جاتی تو کہتے تھے کہ فرشتہ مجھے کہتا تھا کہ اٹھ غلام رسول تہجد کا وقت ہو گیا ہے-

(الفضل 7 فروری 57)

الہام پر الہام

حضرت حافظ محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی آمد دے کر غم روزگار سے آزاد کر دیا تھا- زرعی اراضی سے معقول آمد ہو جاتی تھی- جس سے گھر کی گزر اوقات اچھی ہو رہی تھی- اس لئے آپ نے اپنے اوقات کو تلاوت قرآن کریم پانچوں نمازیں بیت مبارک میں ادائیگی میں مصروف رکھا- بیت مبارک قادیان میں حضرت مصلح موعود نمازیں پڑھایا کرتے تھے اور نماز کے بعد قرآن مجید کا درس جاری تھا اور حضور مجلس عرفان میں رونق افروز ہوتے تھے اور اپنے چاہنے والوں کو روحانی مائدہ سے سیری کے سامان فرماتے- آپ نماز تہجد بیت مبارک میں جا کر ادا کیا کرتے تھے- اس کے علاوہ آپ نے گھر میں بھی ایک حصہ عبادت کے لئے مخصوص کر رکھا تھا- گویا آپ کا اوڑھنا بچھونا عبادت ہی عبادت تھا- وہ

اپنے خودنوشت حالات میں لکھتے ہیں:-

قادیان کی ابتدائی بودوباش کا ذکر ہے کہ ایک رات بڑی تشویش کی حالت میں غالباً آنسو جاری تھے کہ سوگیا- تہجد کے وقت جب نفل پڑھنے کے لئے اٹھا تو فوراً کشف کی حالت میں ایک الہام ہوا- ابھی اس کا شکر ادا کرنے ہی لگا تھا کہ دوبارہ اور الفاظ میں الہام ہوا- ابھی اس کا شکریہ ادا کر ہی رہا تھا کہ خدا نے پھر اپنے کلام سے نوازا- ابھی اس کا شکریہ ادا کرنے ہی لگا تھا کہ ایک ہاتھ دکھائی دیا جو نہایت نورانی تھا-

اس نے ایک طرف ہاتھ کر کے بلند آواز سے فرمایا (-) کہ صرف کافروں کی دعائیں رائیگاں جاتی ہیں- پھر بفضل الٰہی ملال جاتا رہا اور تہجد ادا کی-

(حافظ محمد حسین ص 27)

پاک مقصد

حضرت حافظ نور محمد صاحب حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے- اور اسی زمانہ میں آپ کو نمازوں اور تہجد کی عادت ہوئی-

آپ اپنے دوست حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے ساتھ قادیان جایا کرتے تھے- فرماتے ہیں-

ہم حضرت صاحب کے پاس ایک تخت پوش پر سو رہتے اور ہمارا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جب حضور تہجد کے لئے اٹھیں گے تو ہم بھی ساتھ ہی اٹھیں گے اور تہجد میں شریک ہوجائیں گے- (رفقاء احمد جلد 13 ص 210)

ایک دفعہ نماز تہجد کے لئے گھر سے نکلے تو کتے نے کاٹ لیا اور بہت خون نکلا- خدا تعالیٰ نے آپ کی اس محبت اور قربانی قبول کیا اور یہ الہام نازل فرمایا-

وہ ہمارا ہو گیا ہم اس کے ہو گئے سر بسر
بات ہے یہ راز کی قصہ مختصر

(رفقاء احمد جلد 13 ص 240 از ملک صلاح الدین صاحب احمدیہ بک ڈپو ربوہ طبع اول 1967ء)

اندرونی صفائی

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی بیان کرتے ہیں-

میرے والدین سخت حنفی تھے- بندہ کو امرتسر جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا- بندہ نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا استخارہ کی- اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولیٰ کریم مجھے اطلاع فرما- کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا جو اس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ہے- وہ درست ہے- اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں- لیکن رخ قبلہ کی طرف نہیں ہے- اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے- جس سے تفہیم ہوئی- کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے- دوسرے روز نماز عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی- تو حضرت مسیح موعود نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللیل کے بعد کا ہوتا ہے- جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آجاتا ہے- اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے- اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعود کی غلامی اختیار کر لی اس کے بعد حضور کی پاک صحبت کی برکت سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک روز نماز تہجد کے بعد خاکسار سجدہ میں دعائیں کر رہا تھا- کہ غنودگی کی حالت ہوگئی- جو ایک کشفی رنگ تھا- ایک پاکیزہ شکل فرشتہ میرے پاس آیا- جس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سفید کوزہ پانی سے بھرا ہوا تھا- اور ایک ہاتھ میں ایک خوبصورت کارد (چھری) تھی- مجھے کہنے لگا کہ تمہاری اندرونی صفائی کے لئے میں آیا ہوں- اس پر میں نے کہا کہ بہت اچھا- آپ جس طرح چاہیں صفائی کریں- چنانچہ اس نے پہلے چھری سے میرے سینہ کو چاک کیا- اور اس کوزہ کے صاف پانی سے اس کو خوب صاف کیا- لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی- ورنہ ہی خوف کی حالت پیدا ہوئی- جب وہ چلے گئے تو میں نے خیال کیا کہ اب میں نے صبح کی نماز ادا کرنی ہے- اور یہ تمام بدن چیرا ہوا ہے- نماز کس طرح ادا کر سکوں گا- اس لئے ہاتھ پاؤں کو ہلانا شروع کیا- تو کوئی تکلیف نہ معلوم ہوئی- اور حالت بیداری ہوگئی- اس کے بعد نماز فجر ادا کی- اس کے بعد حضور کی فیض محبت سے بہت روحانی فوائد حاصل ہوئے- جو قبل اس کے کبھی نہیں ہوئے- بہت دفعہ بیت مبارک میں حضور کے ساتھ بائیں طرف کھڑے ہوکر نماز باجماعت ادا کرنے کا اتفاق ہوا-

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 610)

نور کا نزول

حضرت نواب محمد علی خان صاحب معمولاً شب بیدار اور تہجد گزار تھے حتیٰ کہ سفر میں بھی التزام رکھتے تھے آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی گواہی ہے-

''نواب صاحب بہت دعائیں کرتے تھے- رات کو تہجد میں دعائیں کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ خدا تعالیٰ کا نور کمرہ میں نازل ہو رہا ہے بہت دعائیں کرتے اور بہت گریہ وزاری کرتے''-

(رفقاء احمد جلد 2 ص 517 از ملک صلاح الدین صاحب- طبع اول)

گویا فرض ہے

آپ کے بیٹے حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب بھی تہجد کے پابند تھے- اور اس قدر التزام کرتے کہ آپ کے ایک فرزند کہتے ہیں کہ میں عرصہ تک سمجھتا رہا کہ نماز تہجد بھی فرض ہے- فرماتے تھے جس رات تہجد کا ناغہ ہوجائے تو اس روز میں اشراق کے وقت

کوالٹی بانس سٹور
ایوب چوک جھنگ صدر
فون دوکان 047-620988-P.P

HAROON'S
Shop No.5.Moscow plaza
Blue Area Islamabad
PH:826948
Shop No.8 Block A,
Super Market Islamabad
PH:275734-829886

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

ڈیلرز: LG لومیر' سونی ٹی وی فرج' کینڈی ڈیپ فریزر- ہائی سپر واشنگ مشین نیس گیس کوکنگ رینج' گیزر' ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کے لئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خاں
پروپرائٹر: خواجہ احسان اللہ
فون آفس (0571) 510086-510140
رہائش 512003

ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات' جڑی بوٹی' عرقیات' مربہ جات' بارعایت خریدیں-
باجوہ میڈیکل سٹور
بازار حکیماں- ظفروال
پروپرائٹرز: ثناء اللہ باجوہ
اسد اللہ باجوہ
فون دکان 0432-538325 رہائش 538250

ٹیک نی ٹیسٹ
اوورسیز اینڈ لوکل ایمپلائمنٹ
ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر
نوید احمد خاں چیئرمین

ٹیک نی ٹیسٹ
54/C11 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون آفس 051-4418418
فیکس 051-4427162

ٹیک نی ٹیسٹ
27 مین روڈ سمن آباد لاہور
فون 042-7593332,7584724
فیکس 042- 7589939

ٹیک نی ٹیسٹ
239/A بلاک 11 P.E.C.H.S شاہراہ قائدین کراچی
فون 021-4386383,4556623
فیکس 021-4555083

طالب دعا: عبدالشکور اطہر
مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ' کرافٹ لائنز فائل کارڈ اینڈ فینسی کارڈ
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
واقع 10 کلومیٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

بارہ رکعت نفل ادا کرتا ہوں۔
(رفقاء احمد جلد 12 ص 150-170-172-173)

مخصوص آواز

حضرت نواب عبداللہ خاں صاحب کے متعلق آپ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں:-
ایک دفعہ سفر کراچی میں آپ کے ہمراہ تھا ان دنوں یہ سفر دو راتوں اور ایک دن میں طے ہوتا تھا۔ رات کو آپ نے مجھے نچلے برتھ پر سلا دیا اور خود اوپر والے برتھ پر سوئے رات کے آخری حصہ میں مجھے ایک مخصوص آواز نے جگا دیا میں نے اوپر کی طرف جھانکا تو آپ کو حسب معمول اپنے رب کے حضور نماز تہجد میں گریہ وزاری میں مصروف پایا۔
(الفضل 25 جنوری 1984ء)

حیرت انگیز

حضرت حافظ حامد علی صاحب پر حضرت مسیح موعود کی بابرکت صحبت نے آپ پر جو رنگ چڑھائے تھے۔ وہ بہت گہرے ہو گئے تھے۔ اور آپ کو دیکھنے والوں نے برملا اس کی گواہی دی ہے۔
حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔
"باوجود یکہ آپ بے حد مصروف رہتے تھے مگر یہ حیرت انگیز امر ہے کہ ایک شخص جو دن بھر کام کرتے کرتے چور ہو گیا ہو۔ وہ رات کی آخری گھڑیوں میں تہجد کی نماز میں مصروف دیکھا جاتا ہے۔ اور اس قدر خشوع و خضوع اور گریہ وزاری سے وہ آستانہ الٰہی پر گرا ہوا ہے جیسے کہ کوئی مجروح انسان دردوں سے چلاتا ہے میں نے خود ان کی یہ حالت دیکھی ہے۔
مجھے تو بعض اوقات یہ حیرت ہوتی تھی کہ اس قدر قوت یہ شخص کہاں سے پاتا ہے اور رات کو کس وقت سوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا رنگ حضرت صاحب کی پاک صحبت سے ان پر چڑھ گیا تھا۔
(رفقاء احمد جلد 13 ص 70)

تہجد ایک دفعہ بھی ضائع نہیں کی

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان فرماتے ہیں۔
میرے والد صاحب ملک نورالدین صاحب تہجد کے سخت پابند تھے۔ میں نے اپنی ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اپنے والد کی تہجد کی نماز ضائع ہوتے نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ وہ ایسے سخت بیمار ہوں کہ ان کے ہوش قائم نہ رہے ہوں۔
(رفقاء احمد جلد اول ص 201)
نماز تہجد بڑے التزام سے ادا کرتے۔ آدھی رات کے قریب اٹھتے۔ ہر وضو کے ساتھ مسواک کرتے۔ کئی دفعہ دونوں ہاتھ اٹھا کر لمبے عرصہ تک دعا کرتے۔ بعض دفعہ اونچی آواز سے بھی دعا کرتے۔
(رفقاء احمد جلد اول ص 196)

پولیس انسپکٹر

حضرت سید فصیلت علی شاہ پولیس انسپکٹر تھے اور بیعت کرنے کے بعد حیرت انگیز تبدیلیاں آپ میں پیدا ہو گئیں۔ حضرت سید حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔
باوجود مصروفیت سرکاری جس کی انجام دہی کا بہانہ غافل ملازموں کو نماز پڑھنے کی فرصت بھی نہیں دیتا یہ مرحوم و مغفور ان سب خدمات کو بوجہ احسن بجالا کر پھر فرائض الٰہی کے بھی ایسے پابند تھے۔ پچھلی رات کو جب ساری مخلوقات غفلت کے لحافوں میں پڑی سوتی ہے۔ پاک و صاف ہو کر نماز میں کھڑا ہونا قضا نہیں کیا۔ اور باقی ذکر و شغل اس کے علاوہ تھے۔
(واقعہ ناگزیر از سید حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی بحوالہ الفضل ربوہ 25 ستمبر 98ء)

روشنی

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی نماز تہجد ادا کرتے تو گریہ وزاری اور آہ و بکاء کے ساتھ اپنے خالق حقیقی کے حضور گڑگڑاتے اور جب مولوی صاحب سجدہ سے قیام فرماتے تو بجلی کے شعلہ کی طرح ایسی روشنی نمودار ہوتی کہ آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔
(مقالہ بعنوان حیات زندگی برہان الدین)

کتنا سوئے

حضرت حاجی غلام احمد صاحب کے متعلق میاں عطاء اللہ صاحب بیان کرتے ہیں۔
مرحوم باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھتے تھے۔ شاید ہی کبھی نماز قضا ہوتی ہو۔ ایک دفعہ مرحوم موضع سلوہ میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے اور اس عاجز کو بھی ساتھ لے گئے رات کے دو بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ ہم بستروں پر کوئی اڑھائی بجے لیٹے۔ کوئی تین ساڑھے تین بجے کروٹ بدلتے وقت میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حاجی صاحب تہجد پڑھ رہے تھے۔ پھر صبح کی نماز کے لئے بھی مرحوم سب سے پہلے جاگنے والوں میں سے تھے۔ نیز ضحیٰ اور اشراق کے نوافل بھی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔
(رفقاء احمد جلد 10 ص 125 از ملک صلاح الدین صاحب احمدیہ بک ڈپو۔ ربوہ طبع اول۔ 1961ء)

اماں جان کی شفقت

حضرت مولوی ابو المبارک محمد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں:
پانچوں وقت نماز پڑھنے کی عادت تو مجھے حضرت تایا جان مولوی رحیم بخش صاحب آف تلونڈی جھنگلاں کے زیر سایہ پڑی تھی لیکن نماز تہجد کی عادت مجھے حضرت اماں جان کی پاک شفقت کی بدولت نصیب ہوئی جو بعد میں دوام اختیار کر گئی۔
(حیات ابو المبارک ص 30 ناشر نصرت افزا زوجہ رشید مبارک۔ لاہور۔ رقیم پریس اسلام آباد۔ یو۔کے)

پاؤں سوج جاتے

حضرت حافظ معین الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کی صحبت کی برکت سے عبادت الٰہیہ میں اس قدر شوق پیدا ہوا کہ فرائض کے علاوہ کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ سوتے کم تھے اور جاگتے زیادہ تھے۔ عموماً گھر پر رہتے اور وظیفہ کرتے رہتے حتیٰ کہ پاؤں سوج جاتے تھے۔
(الفضل ربوہ 11 جون 98ء)

کم لوگ

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب کے متعلق حضرت ملک غلام فرید صاحب گواہی دیتے ہیں۔
میں اپنے کئی سالوں کے مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت منشی صاحب تہجد کی نماز ایسی ہی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے جیسی دوسری پانچ نمازیں' موسم کی کوئی حالت' ان کی بیماری کوئی چیز ان کی تہجد کی نماز میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی تھی ایسے بہت ہی کم لوگ ہوں گے جنہوں نے سالہا سال تک بغیر کسی ناغہ کے نماز تہجد پڑھی ہو۔ حضرت منشی صاحب ان چند لوگوں میں سے تھے۔
(رفقاء احمد جلد اول ص 201)

اوڑھنا بچھونا

حضرت حاجی محمد الدین صاحب تھالوی کو حضرت مسیح موعود کا رفیق ہونے کا شرف تو حاصل ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کا شرف بھی عطا کیا ہوا تھا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں درویشی کی نعمت عطا کی اور انہوں نے اپنی درویشی کے سترہ طویل سال قادیان کی مبارک بستی میں یوں گزارے کہ ان کی زندگی قابل صد رشک تھی۔ اور وہ زندگی کیا تھی الا لیعبدون کی تفسیر تھی۔ تہجد۔ اشراق اور پنجگانہ نمازوں میں اس قدر التزام تھا کہ جیسے ان کا اوڑھنا بچھونا یہی ہو۔
ایک سعادت انہیں یہ بھی حاصل تھی کہ بیت مبارک میں ایک لمبے عرصہ تک روزانہ دو تین نمازوں میں امام الصلوٰۃ ہوتے رہے۔ اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر جو اجتماعی دعائیں ہوا کرتی تھیں وہ اکثر طور پر آپ ہی کروایا کرتے تھے۔
آپ نے ابلتی ہوئی ہانڈی کی آواز سنی ہو گی۔ حضرت حاجی صاحب روزانہ صبح کی نماز کے بعد مزار مبارک پر جا کر جب دعا کرتے تھے اس وقت ان کی وہی کیفیت ہوتی تھی۔ دعا کی طوالت اور قلبی رقت کا ایک عجیب منظر ہوتا تھا۔
(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 36)

علالت کے باوجود

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی باقاعدگی سے تہجد اور نماز باجماعت ادا کرنے والے تھے۔ اکثر دیکھنے میں آتا کہ آپ علالت کے باوجود باجماعت تہجد اور نماز میں تشریف لاتے اور سنن و نوافل میں دیر تک مصروف رہتے۔
(رفقاء احمد جلد 9 ص 101 از ملک صلاح الدین صاحب۔ احمدیہ بک ڈپو ربوہ طبع اول۔ 1961ء)

پاکیزہ نظمیں

حضرت مرزا رسول بیگ صاحب تہجد گزار تھے۔ کئی بار دیکھا گیا کہ تہجد کے وقت حضرت مسیح موعود کی عشق رسول میں ڈوبی ہوئی فارسی نظمیں

عجب نوریست در جان محمد
اور
در دلم جوشد ثنائے سرورے

بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔
(رفقاء احمد جلد اول ص 69 ملک صلاح الدین صاحب طبع اول 1951ء لاہور)

زندگی کے اجزا

محترم چوہدری فیض احمد صاحب لکھتے ہیں۔
حضرت بابا اللہ بخش صاحب درویش نہایت متوکل۔ سادہ طبع اور عبادت گزار انسان تھے اور انہیں دیکھ کر عبودیت کا مفہوم ذہن نشین کرنا آسان ہو جاتا تھا۔ باباجی چونکہ خاکسار کے دفتر میں دفتری کی خدمت بجالاتے تھے۔ اس لئے خاکسار جب کبھی سفر یا دورہ پر قادیان سے باہر جاتا تو ان سے درخواست کرتا تھا کہ وہ میرے گھر میں سویا کریں۔ میرے گھر والوں کا بیان ہے کہ باباجی نصف شب کے بعد کبھی نہ سوتے تھے۔ اور آدھی رات ہوتے ہی وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو جاتے۔ اور نوافل اور دعاؤں میں مشغول رہتے۔ لوٹا وضو اور نوافل گویا ان کی زندگی کے اجزاء تھے۔
(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 52)

نصف شب کے بعد

مولوی رحیم بخش صاحب کے متعلق آپ کے بیٹے عبدالقدوس بیان کرتے ہیں کہ:-
والد صاحب نصف شب کے بعد بیدار ہو جاتے اور چراغ روشن کر کے تخت پوش پر تہجد خوانی کے لئے کھڑے ہو جاتے۔
(رفقاء احمد جلد 13 ص 109 از ملک صلاح الدین صاحب۔ احمدیہ بک ڈپو۔ ربوہ طبع اول دسمبر 67ء)

جلد سو جاتے

حضرت مولوی محمد حسین صاحب نماز عشاء کے بعد جلد سونے کو ترجیح دیتے تھے اور تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے اور پھر گھر میں سب کو اذان کے ساتھ ہی بیدار کروا دیتے۔
(مقالہ نمبر 243 لائبریری جامعہ احمدیہ)
حضرت بابا کرم الٰہی صاحب درویش نمازوں کے علاوہ تہجد کے بھی پابند تھے۔ ان کا یہ معمول تھا کہ سب سے پہلے بیت الذکر میں پہنچتے اور سب سے آخر میں واپس آتے اور بیت کی فضا کو دعاؤں سے معمور کر دیتے۔
وفات سے قریباً پانچ سال قبل آپ کو موتیا بند ہو گیا تھا جو باوجود علاج اور آپریشن کے دور نہ ہوا اور آپ کی بینائی جاتی رہی۔ تاہم وہ ایک اندازے اور دیواروں کے سہارے سے باقاعدہ بیت میں پہنچتے رہے۔ اور کسی دوست کو ساتھ لے کر دعا کے لئے بہشتی

مقبرہ بھی چلے جاتے تا آنکہ کمزوری نے معذور بنادیا- آخر 92 سال کی طویل طبعی عمر پا کر 25 ستمبر 1959ء کو وفات پا کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے-

(وہ پھول جو مرجھا گئے- حصہ اول ص 44)

خوش الحانی سے قراءت

حضرت منشی میر محمد اکرم داتوی صاحب پانچوں اوقات نماز باجماعت ادا کرتے اور نصف شب کے بعد نہایت خوش الحانی سے شوق انگیز لہجہ میں تہجد کی نماز میں قراءت کرتے تھے-

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 298)

صبح جلدی

حضرت سیٹھ حسن صاحب رات کو جلد سو جاتے اور صبح جلدی اٹھ کر تہجد ادا کرتے-

(رفقاء احمد جلد اول ص 225)

باقاعدگی

حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب لاہوری تہجد ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور دعاؤں میں بہت شغف رکھتے تھے بلکہ دوسروں کے لئے بھی بہت دعائیں کیا کرتے تھے-

(رفقاء احمد جلد اول ص 59 از ملک صلاح الدین صاحب طبع اول 1951ء، لاہور)

خواتین کا نمونہ

حضرت مسیح موعود کی صحبت سے نہایت نورانی شعاعیں احمدی خواتین پر بھی پڑیں- حضرت اماں جان تہجد کی عادی تھیں- اسی طرح آپ کی بیٹی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ پر حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کی عبادات کا گہرا اثر تھا- بہت چھوٹی عمر سے تہجد پڑھنے لگیں- چار سال کی تھیں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (جن کی رہائش دارالمسیح کے ایک حصہ میں تھی) کی بیوی جن کو مولویانی جی کہتی تھیں' ان کو کہا ہوا تھا کہ مجھے تہجد کے لئے اٹھا دیا کریں- بعض اوقات بچہ ہونے کی وجہ سے نہ اٹھا جاتا اور مولویانی جی اٹھاتی جاتیں حضرت مسیح موعود کبھی دیکھ لیتے تو فرماتے چلو نہ اٹھاؤ لیٹے ہی لیٹے تسبیح و تحمید پڑھ لو-

(سیرت و سوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ص 97)

غذا

حضرت حسین بی بی صاحبہ والدہ محترمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی غذا ہی نماز اور استغفار تھی- جب تہجد کے وقت جسمانی عوارض کے وقت اٹھنے سے قاصر رہتیں تو اس کی کمی نماز چاشت سے پوری کرتیں- مولا کے آگے جھکنے والا ہر سر آپ کو پیارا لگتا تھا اور نماز میں غفلت کرنے والا کوئی عزیز آپ کی سرزنش سے بچ نہیں سکتا تھا-

(رفقاء احمد جلد 11 ص 184 از ملک صلاح الدین صاحب- احمدیہ بک ڈپو قادیان طبع اول- دسمبر 62ء)

نماز کا احترام

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اپنی والدہ مکرمہ حسین بی بی صاحبہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ایک شب میں سحری کے وقت اٹھا- ابھی حواس درست کر رہا تھا کہ آپ کو میری بیداری کا علم ہو گیا- آپ ایک دوسری نچلی چھت پر سوتی تھیں- اٹھیں اور ایک لوٹے میں پانی ڈال کر لے آئیں اور کمال شفقت سے فرمایا ''لو بیٹا پانی'' اس وقت میرا دل جذبات تشکر و شرم سے بھر گیا- دراصل یہ نماز سے پیار اور نمازوں کا احترام تھا جو اس شفقت کا محرک ہوا-

(رفقاء احمد جلد 11 ص 184 از ملک صلاح الدین صاحب احمدیہ بک ڈپو قادیان طبع اول دسمبر 62ء)

بیوی کو عادی بنایا

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب کی اہلیہ حضرت برکت بی بی صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ میرے خاوند شب زندہ دار تھے اور آپ نے مجھے بھی تہجد کا عادی بنا دیا-

(رفقاء احمد جلد 13 ص 157 ملک صلاح الدین صاحب- احمدیہ بک ڈپو- ربوہ طبع اول 1967ء)

کیا یہ پاک تبدیلیاں' کیا یہ آسمانی رنگ کیا یہ شب بیداریاں پیدا کرنا کسی جھوٹے اور دنیا دار کا کام ہے-

بقیہ صفحہ 4

گئی تھی- اس سے دگنے سے بھی زیادہ چندہ جمع کر دیا-

غرض سلسلہ احمدیہ کا اثر افراد سلسلہ پر ایسا گہرا اور ایسا نمایاں ہے کہ اس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے- چنانچہ سلسلہ کے اشد ترین دشمن بھی اس کا اقرار کرتے ہیں- مگر وہ اس تغیر کو اس پردہ کے نیچے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ دکھانے کے لئے اور منافقت سے ہے- مگر کیسی مبارک یہ منافقت ہے جس نے بیماروں کو چنگا کر دیا ہے- اور مردے زندہ کر دئے ہیں- کاش! یہ منافقت دنیا کے ہر گوشہ میں نظر آتی-

(احمدیت انوار العلوم جلد 8 ص 340 تا 348)

بقیہ صفحہ 9

حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ شعر کہا ہو گا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہونگے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہار محبت اور عشق کیا-''

(الفضل 28 جون 1983ء)

فوائد بیعت در سلسلہ احمدیہ

جب سے میں بیعت میں داخل ہو گیا
تارک جملہ رذائل ہو گیا

توڑ ڈالے بتکدے کے سب صنم
جب سے ان مژگاں کا گھائل ہو گیا

اک نظر ترچھی پڑی صیاد کی
طائر دل نیم بسمل ہو گیا

ہو گئی آنکھوں میں یہ دنیا ذلیل
اور مقدم دین کامل ہو گیا

مال اور املاک وقف دیں ہوئے
شوق جاہ و مال زائل ہو گیا

جہل کی تاریکیوں میں تھا اسیر
احمدی ہوتے ہی فاضل ہو گیا

پہلے منکر دین کا تھا اور اب
قائل جملہ مسائل ہو گیا

ہر عمل میں روحِ تقویٰ مستتر
ہر عقیدہ با دلائل ہو گیا

کیا عجب اس سلسلہ کا حال ہے
کل کا جاہل آج عاقل ہو گیا

پہلے ڈر جاتا تھا ابجد خوان سے
اب میں مولانا کے قابل ہو گیا

تھا کبھی جو تارک فرض و سنن
اب وہ پابند نوافل ہو گیا

کشتہ لذات دنیا- العجب
نفس امارہ کا قاتل ہو گیا

ہو گیا شیطان مجھ سے ناامید
سحر اس کافر کا باطل ہو گیا

جنگ ہے باطل سے میری ہر گھڑی
اس قدر میں حق میں واصل ہو گیا

ہو کے مخمورِ مئے حسن ازل
مجھ سا نالائق بھی قابل ہو گیا

عادت و اخلاق دلکش ہو گئے
جامع حسن و فضائل ہو گیا

نور عرفاں ہو گیا مجھ کو نصیب
کور دل تھا- صاحب دل ہو گیا

طاعت و اخلاص و استغفار سے
قلب مظلم شمع محفل ہو گیا

ہو گیا مشہور جو مسموع تھا
جب سے فیضِ شیخِ کامل ہو گیا

اب دعائیں بھی لگیں ہونے قبول
فضلِ ربی جب سے شامل ہو گیا

حُبِ قرآں- عشق ختم المرسلین
ہر رگ و ریشے میں داخل ہو گیا

دوست سے باتیں بھی کچھ ہونے لگیں
پردہ اٹھا- گھر میں داخل ہو گیا

رنگ مجھ پر چڑھ گیا دلدار کا
کیا کہوں کیا مجھ کو حاصل ہو گیا

دوستو! کیا کیا بتاؤں نعمتیں
اب تو گننا ان کا مشکل ہو گیا

ہے ترقی ہر گھڑی انعام میں
خُلد دنیا ہی میں حاصل ہو گیا

اب بھی کیا کچھ شک کی گنجائش رہی؟
جب ظہور بدرِ کامل ہو گیا

خاتمہ بالخیر کر دے اب خدا
راستہ سیدھا تو حاصل ہو گیا

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

محبوب عالم اینڈ سنز
پروپرائیٹرز
نصیر احمد راجپوت
منیر احمد اظہر راجپوت
راجپوت سائیکل ورکس
ESTABLISHED 1924
MAS
Ph: 7237516
24۔نیلا گنبد لاہور
ہمارے ہاں ہر قسم کی سائیکلیں، سائیکل پارٹس، بچہ سائیکل، پرامز، واکر اور بے بی آئیٹمز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ' پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

امپورٹڈ ورائٹی' مدراسی' سنگاپوری' بحرینی' اٹالین' بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے۔
مبارک جیولرز
عابد جیولرز
مین بازار۔ ڈسکہ
پروپرائٹرز: انشاء اللہ خاں صراف' برہان احمد خالد
بانی محمد ابراہیم عابد صراف۔ فون دکان 04341-613871 فون رہائش 612571

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ڈی فریزرز۔ائرکنڈیشنز
واشنگ مشین۔ٹیلی ویژن
فون 7223228-7357309
1۔لنک میکلوڈ روڈ' جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

جدید ڈیزائینوں میں
فینسی زیورات کڑے
اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
احمد ندیم
گولڈ سلور
ہاؤس
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون: 7662011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون: 5121982

M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB. 1901
ایم موسیٰ اینڈ سنز
پروپرائیٹرز:
مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB
بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور
فون: 7244220

احمد پیکجز
آؤٹ ڈور ایڈورٹائزر
فون آفس 051-5478737
موبائل 0320-4924412

داخلہ جاری ہے
زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ
سیالکوٹ
مکمل انگلش اور اردو میڈیم (نرسری تا دہم)
ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-21813

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

Philips
سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P-A سسٹم۔ سیکیورٹی سسٹم۔ C.C.T.V۔ سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5۔ بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

فائن سٹین لیس سٹیل
کچن اور باتھ آئٹم کراکری کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ نیز جہیز کا عمدہ سامان بھی دستیاب ہے۔
نزد 16-E مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
پروپرائٹر محمد اشرف ___ فون نمبر 5711426

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
پتوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5150862
5123862
نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خریدوفروخت کا بااعتماد ادارہ
9-ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔فون: 5418406-7448406

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کاروبجی ٹیبل ڈائز - کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
آف شکر گڑھ
12-ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے - ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

سرکن اور اپھارہ
کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج، ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون آفس 213156 فون سیلز 211047

خوشخبری
آپریشن تھیٹر کا آغاز ہو چکا ہے ڈیلیوری بڑے آپریشن سے ہرنیا، اپنڈکس، پراسٹیٹ، پتے کی پتھری - ایمرجینسی آپریشن غرض ہر قسم کے آپریشن کئے جا رہے ہیں
فیصل آباد سے سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے
میڈیکل سپیشلسٹ اینڈ کارڈیالوجسٹ کی آمد
ہر اتوار اور بدھ بعد نماز عصر مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
استقبالیہ سے پرچی بنوائیں
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون 213944

آپ کا تعاون - آپ کی سہولت - آپ کا فائدہ - ہماری بنی ہوئی کاپیاں استعمال کریں
ESTD-1942
ظفر بک ڈپو
بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
اردو بازار سرگودھا
فون 0451-716088

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
سیخی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر
اقصیٰ روڈ ربوہ - پروپرائٹر محمد اکبر فون 212041

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: - غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

فونٹین بائیسکل پاکستانی وامپورٹڈ
نئی بائیسکل وسپیئر پارٹس
مبارک سائیکل مارٹ

نیلا گنبد لاہور
فون دوکان: 7239178 رہائش: 7225622

جائیداد کی خریدوفروخت کا بااعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

اسلام آباد میں جائیداد کی خریدوفروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

BOOK POINT
Commercial Area
Chaklala Scheme NO 3
Rawalpindi Ph.5504262
Prop: Syed Munawwar Ahmad

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
ہرکولیس آئل فلٹر

مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
وسیلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس
میاں بھائی
طالب دعا
میاں عبداللطیف - میاں عبدالماجد
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk